عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

9
رمضان المبارک
سنہ ۱۴۱۸ھ
جنوری
سنہ ۱۹۹۸ء

محمد رسول اللہ

بیاد مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

شمارہ ۹/۳۶

قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی

مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل زیر پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

آئینہ

سالانہ ردّقادیانیت وعیسائیت کورس	ادارہ	۳
خلیفۂ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ	وقار احمد	۷
قادیانیوں کی سیاسی چال بازیاں	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۰
کلیجہ تھام لو پہلے، سنو پھر داستاں میری!	علامہ ابوٹیپو خالد	۲۵
قادیانی شبہات کے جوابات	ادارہ	۲۸
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	۳۲
تبصرہ کتب	ادارہ	۴۱
اکابر کے خطوط	ادارہ	۴۵

سالانہ ردِّ قادیانیت و عیسائیت کورس صدّیق آباد (ربوہ)

فتنہ قادیانیت کے خلاف جماعتی سطح پر سب سے پہلے شیخ الاسلام محدث عصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کے حکم پر حضرت امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری نے مجلس احرار اسلام ہند کے تحت کام شروع کیا۔ مجلس احرار اسلام ہند کا شعبہ تبلیغ قادیان میں قائم کیا گیا۔ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات' ماسٹر تاج الدین انصاری' مولانا عنائیت اللہ چشتی اور ان کے گرامی قدر رفقاء نے قادیان میں مثالی طور پر تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ قادیان میں رد قادیانیت پر ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا اور علمائے کرام کی مناظرین اسلام کی ایک بہت بڑی جماعت قادیانیت کے خلاف تیار ہو گئی۔

ملک عزیز پاکستان کے قائم ہوتے ہی حضرت امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا لال حسین اختر' مولانا محمد حیات' مولانا تاج محمود' مولانا محمد شرف جالندھری' مولانا محمد شرف بہاول پوری' مولانا عبدالرحمٰن سیانوی' مولانا قاری لطف اللہ شہید مولانا شیخ احمد بورے والا' مولانا نذیر حسین پنوعاقل اور دوسرے حضرات نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی داغ بیل ڈالی ملتان میں مولانا محمد حیات کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کا استاد مقرر کیا گیا۔ مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا محمد لقمان' مولانا قائم الدین' مولانا بشیر احمد' مولانا غلام محمد' مولانا قاضی عبداللطیف' مولانا غلام مصطفیٰ اور دیگر حضرات کی پہلی مناظرین اسلام کی پاکستان میں جماعت نے مولانا محمد حیات سے مناظرانہ تربیت حاصل کی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دار المبلغین کی ایک کلاس چنیوٹ میں ربوہ کے مقابل شروع کی گئی۔ مناظر اسلام قاطع قادیانیت مولانا لال حسین اختر اس کے استاد مقرر ہوئے اور آپ سے بارہ علمائے کرام کی جماعت نے مناظرہ پڑھا اس میں مولانا عبداللطیف مانسہرہ' مولانا فضل الرحمٰن احرار سلانوالی' مولانا جمال اللہ الحسینی پنوعاقل' مولانا ضیاالدین آزاد ماموں کانجن خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دفتر مرکزیہ میں سال میں متعدد بار تین ماہ کا کورس رد قادیانیت پر کرایا جاتا رہا۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر' مولانا محمد حیات فاتح قادیان ان جماعتوں کی مناظرانہ تربیت کرتے رہے۔ اس وقت دنیا بھر میں رد قادیانیت پر کام کرنے والے اکثرو بیشتر براہ راست مجلس تحفظ ختم نبوت کے تربیت یافتہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی' مولانا منظور احمد چنیوٹی' مولانا جمال اللہ' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسماعیل' مولانا محمد فروز خان ڈسکوی اور ان جیسے ہزاروں علماء نے مجلس کے دار المبلغین کے اساتذہ سے فیض حاصل کیا۔

شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری' شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستی' شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کے ہاں دورہ تفسیر کے موقع پر ہزاروں علمائے کرام کو مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر اور مولانا محمد حیات نے قادیانیت کے

خلاف تیاری کرائی اور بحمدہ تعالیٰ ابتک مختلف انداز میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ رب العزت اسے تاقیام اخلاص سے جاری وساری رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائیں۔

قادیانیوں کو پاکستان میں 7 ستمبر 1974 کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ دسمبر 1974 کے آخری دنوں میں ہی ربوہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اپنی تبلیغی مساعی کا آغاز کردیا تھا۔ حضرت مولانا تاج محمود اور حضرت مولانا محمد شریف جالندھری کی محنتوں وکاوشوں سے 1976 میں مسلم کالونی ربوہ میں مسجد ومدرسہ کے لئے نوکنال اراضی کا پلاٹ حاصل ہوا۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کے حکم پر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے مسجد ومدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ 1982 سے سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرس چنیوٹ سے ربوہ میں منتقل کردی گئی۔ جو بغیر کسی وقفہ کے ہر سال وہاں پر اکتوبر میں منعقد ہوتی ہے۔ آج سے تین سال قبل مجلس تحفظ ختم نبوت کی جنرل کونسل نے مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کے مرکزی دارالمبلغین کی سالانہ رد قادیانیت کلاس جاری کرنے کی منظوری دی۔ تب سے ہر سال شعبان المعظم میں مدارس عربیہ کی سالانہ چھٹیوں کے موقع پر مسلم کالونی صدیق آباد میں رد قادیانیت ورد عیسائیت کورس کا اہتمام ہوتا ہے۔

اس سال دس شعبان سے ستائیس شعبان تک کورس کا اہتمام کیا گیا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا محمد امین صفدر' حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی' حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود' مولانا خدابخش' مولانا جمال اللہ' حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحبزادہ طارق محمود' مکرم جناب محمد متین خالد' مکرم الحاج اشتیاق احمد' حضرت مولانا زاہد الراشدی' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے لیکچر دئے۔ قادیانیت وعیسائیت کے تمام پہلوؤں پر محاکمہ کیا گیا۔ ۲۷ شعبان کو آخری لیکچر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے دیا۔

ہر سال کی طرح اس سال بھی الحمد للہ ایک سو سے زائد علماء' خطباء' پروفیسر اور کالجز ودینی مدارس کے طلباء نے شریک ہوکر مناظرانہ تربیت حاصل کی۔ ۲۶ شعبان جمعہ کو صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک شرکاء کا تحریری امتحان ہوا۔ ہمیشہ کی طرح ایبٹ آباد مجلس کے روح رواں جناب ساجد اعوان نے پرچہ تحریر کیا۔ سیالکوٹ کے پروفیسر جناب شجاعت علی مجاہد' رانا محمد طفیل ملتان' جناب محمد یاسر خٹک مانسہرہ نے امتحان کی نگرانی کی۔ ایک سو ایک کی جماعت میں سے سات ساتھی امتحان میں شریک نہ ہوسکے تین ضروری تقاضہ سے رخصت لے کر چلے گئے چار کو کثرت غیر حاضری کی وجہ سے خارج کردیا گیا۔ ۹۴ حضرات نے امتحان میں شرکت کی' تین امتحان پاس نہ کرسکے۔ دو کو رعایتی پاس کیا گیا ۸۸ حضرات نے بہترین پرچے حل کئے اور مثالی کامیابی حاصل کی۔

رول نمبر ۳۸ جناب اعجاز احمد مانسہرہ نے اول پوزیشن' رول نمبر ۲۳ جناب ذوالفقار علی فاروقی نے دوم پوزیشن' رول نمبر ۵ جناب امیر نواز ڈیرہ اسماعیل خان نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

۲۷ شعبان ہفتہ کے دن ظہر کے بعد تقریب تقسیم انعامات و تقسیم اسناد مجلس منعقد ہوئی۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' صاحبزادہ حافظ محمد عابد' مولانا محمد یعقوب جناب چوہدری سرفراز احمد' مولانا غلام مصطفیٰ نے اپنے ہاتھوں کتب واسناد کامیاب شرکاء کو دیں' علاقہ کے مسلمانوں پریس نمائندگان مدرسہ ختم نبوت کے مدرسین وطلباء کی شرکت نے اس مجلس کو بہت ہی پر رونق بنادیا۔ مکرم احمد بخش چشتی نے نعتیہ کلام پیش کیا اور مدرسہ کے ننھے طالب علم سعید الرحمٰن نے تلاوت کی۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم ہفتہ کے دن

گیارہ بجے تشریف لائے رات کا قیام بھی آپ نے اپنے مرکز میں قبول فرمایا۔ جماعتوں کی امامت فرمائی' شرکائے کورس کو اپنی مقدس دعاؤں سے رخصت کیا۔ الحمدللہ اولاً و آخراً

ذیل میں شرکائے کورس کی فہرست ملاحظہ فرمائیں

۱۔	محمد اجمل	شیخوپورہ	۲۔	سیف اللہ	لکی مروت
۳۔	مختار احمد	مظفر آباد	۴۔	اکبر علی	وہاڑی
۵۔	امیر نواز	ڈیرہ اسماعیل خان	۶۔	محمد زاہد	بہاول نگر
۷۔	شفاء اللہ	بھکر	۸۔	محمد الیاس	ایبٹ آباد
۹۔	ناصر محمود	کراچی	۱۰۔	فخر القرنین	میانوالی
۱۱۔	محمد شوکت	مانسہرہ	۱۲۔	محمد فہد عرفان	راجن پور
۱۳۔	عبدالرحمٰن	کرک	۱۴۔	محمد اسلم	کرک
۱۵۔	معراج دین	لورالائی	۱۶۔	صوفی نذیر احمد	فیصل آباد
۱۷۔	عبدالرزاق	ڈی جی خان	۱۸۔	حافظ عماد الدین	ڈی آئی خان
۱۹۔	طاہر بشیر	پونچھ	۲۰۔	عبدالمنان	قصور
۲۱۔	محمد نواز	سیالکوٹ	۲۲۔	محمد اقبال	مظفر آباد
۲۳۔	ذوالفقار علی فاروقی	چکوال	۲۴۔	اختر حسین	مظفر آباد
۲۵۔	عبدالمالک	کوئٹہ	۲۶۔	بصیر احمد چشتی	پاکپتن
۲۷۔	حبیب احمد صدیقی	جھنگ صدر	۲۸۔	زاہد اقبال	میانوالی
۲۹۔	محمد اشرف	میانوالی	۳۰۔	سلطان حبیب	پنڈی بہاؤالدین
۳۱۔	محمد افضل سلہری	سیالکوٹ	۳۲۔	محمد اشرف	مانسہرہ
۳۳۔	عبدالمالک	اٹک	۳۴۔	عبدالقادر جیلانی	چکوال
۳۵۔	محمد ابوبکر صدیق	ملتان	۳۶۔	صغیر احمد عدیل	مانسہرہ
۳۷۔	سید بلال حسین شاہ	مانسہرہ	۳۸۔	احمد اعجاز	مانسہرہ
۳۹۔	محمد عبدالمالک لقمان	مانسہرہ	۴۰۔	عقیل احمد	راولپنڈی
۴۱۔	اسد اقبال سعد	صوابی	۴۲۔	نفیس الدین آزاد	فیصل آباد
۴۳۔	محمد عبداللہ	جھنگ	۴۴۔	شہباز علی	لاہور
۴۵۔	سید عبدالاحد	کراچی	۴۶۔	نذیر احمد	فیصل آباد
۴۷۔	سیف الرحمٰن	سرگودھا	۴۸۔	محمد صدیق	گوجرانوالہ
۴۹۔	محمد اکبر	جھنگ صدر	۵۰۔	محمد زبیر ساجد	شیخوپورہ
۵۱۔	لیاقت علی	اوکاڑہ	۵۲۔	محمد اطہر	خانیوال

۵۳۔ محمد حفیظ حسن	خانیوال	۵۴۔ زبیر احمد	خانیوال
۵۵۔ محمد اجمل	خانیوال	۵۶۔ محمد شاہد راجہ	ساہیوال
۵۷۔ محمد یعقوب	ملتان	۵۸۔ جاوید اقبال	ملتان
۵۹۔ فیاض احمد	لودھراں	۶۰۔ احمد عثمان	ٹوبہ ٹیک سنگھ
۶۱۔ محمد یوسف	شیخوپورہ	۶۲۔ محمد عبدالمنان علمی	ٹوبہ ٹیک سنگھ
۶۳۔ کامران عابد	حافظ آباد	۶۴۔ محمد سلیم حنفی	سرگودھا
۶۵۔ اسد عباس صدیقی	سرگودھا	۶۶۔ خان محمد	لاڑکانہ
۶۷۔ ضیاءاللہ	جھنگ	۶۸۔ غلام نبی کھٹالہ	مانسہرہ
۶۹۔ محمد اشرف علی	فیصل آباد	۷۰۔ محمد حسین حیدری	سرگودھا
۷۱۔ محمد احسن ندیم	سرگودھا	۷۲۔ محمد شفیق	گوجرانوالہ
۷۳۔ محمد اشفاق	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۷۴۔ عبدالخالق	ڈی جی خان
۷۵۔ آصف سلطان	جھنگ	۷۶۔ خادم حسین	اوکاڑہ
۷۷۔ قاری عبدالجلیل	خوشاب	۷۸۔ محمد عرفان	فیصل آباد
۷۹۔ محمد عارف	بہاول نگر	۸۰۔ محمود احمد	اوکاڑہ
۸۱۔ محمد عتیق الرحمٰن	شیخوپورہ	۸۲۔ ارشاد احمد	مظفرگڑھ
۸۳۔ ولی محمد	مظفرگڑھ	۸۴۔ محمد ابراہیم	گوجرانوالہ
۸۵۔ محمد رمضان	وہاڑی	۸۶۔ عماد الدین	چترال
۸۷۔ محمد رمضان	سرگودھا	۸۸۔ احسان اللہ	جھنگ
۸۹۔ محمد یوسف	ٹانک	۹۰۔ بلال احمد خان	جھنگ
۹۱۔ شاہد عمران فاروقی	سرگودھا	۹۲۔ محمد منشاء صدیقی	جھنگ
۹۳۔ محمد یوسف	رحیم یار خان	۹۴۔ شاہد سرفراز	ملتان
۹۵۔ عبدالرزاق معاویہ	لیہ	۹۶۔ محبوب احمد	جھنگ
۹۷۔ محمد رمضان	خوشاب	۹۸۔ غلام محمد	سرگودھا
۹۹۔ جہانگیر خان	مانسہرہ	۱۰۰۔ ناصر محمود	مانسہرہ
۱۰۱۔ محمد یاسر	مانسہرہ		

قادیانیوں کی معروف فرم **"شیزان"** کی مصنوعات کو استعمال مت کریں۔
آپ شیزان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے محبتِ رسول ﷺ کا ثبوت دیں۔

خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ

وقار احمد

قریش کے قبیلہ بنو تمیم کے چشم و چراغ خلیفہ بلافصل' خلیفتہ المسلمین امیر المومنین' جانشین پیغمبر' رفیق غار و مزار سیدنا صدیق اکبرؓ واقعہ فیل سے پچپن سال بعد ۵۷۴ ہجری کو پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوبکر تھی جبکہ آپؓ عتیق اور صدیق کے القابات سے مشہور ہوئے۔ نسبی شرافت میں بنو تمیم کے افراد کسی سے بھی کم نہ تھے آپ کا شمار اشراف قریش میں ہوتا تھا ایک جد امجد مرہ بن کعب بن لوی القریشی پر پہنچ کر آپ کا سلسلہ نسب آنحضرتؐ سے جا ملتا ہے۔ آپؓ کو سب سے بڑا اعزاز یہ حاصل ہے کہ آپ کے خاندان کی چار نسلیں اسلام سے مشرف ہوئیں۔ والدہ' والد' خود' اولاد' پوتے' نواسے سب نے آنحضرتؐ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بعض لوگوں نے پوچھا کہ آپ کا حلیہ کیا تھا؟ آپ نے فرمایا! وہ گورے چٹے دبلے پتلے آدمی تھے۔ پیشانی بلند' انگلیوں کے جوڑ گوشت سے خالی تھے۔ قد موزوں تھا۔ اور مہندی خضاب لگاتے تھے۔ آپ کو ایک شرف یہ بھی حاصل ہے کہ آپ کی اقتداء میں رحمت دو جہاںؐ نے نماز ادا کی۔

جب حضور اکرمؐ کا وصال ہوا تو آپ کی ہی وہ ذات گرامی تھی کہ جس نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ حضرت فاروق اعظمؓ کا بیان ہے کہ اس موقع پر میرے ذہن میں خاصی اچھی تقریر تھی۔ میرا خیال تھا کہ اس تقریر جیسی تقریر ابوبکر صدیقؓ نہیں کر سکیں گے۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خود کھڑے ہوئے تو انہوں نے وہ باتیں فی البدیہہ اور انتہائی بلاغت کے ساتھ کہہ ڈالیں جن کو میں غور و فکر کے بعد اپنے دماغ میں جما کر لے گیا۔

یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ذات باصفات کو شرف اور سعادت حاصل ہے کہ قرآن نے آنحضرتؐ کے ساتھ آپ کے خصوصی تعلق کو آپ کے خاص خاص اعمال و افعال کو جن سے اسلام کو بڑا فائدہ پہنچا۔ اور آپ کے عہد خلافت کے بعض شاندار کارناموں کو پوری وضاحت و صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور ان پر مدح کی ہے اور اسی قدر نہیں بلکہ آنحضرتؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کا قبل از بعثت جو دوستانہ تعلق تھا اس کا بھی تذکرہ قرآن مجید میں ہوا ہے۔ انہی تعلق کی بناء پر آپؐ کو آپؓ کی ذات گرامی پر سب سے زیادہ اعتماد تھا۔ آپؐ نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ آسمان پر اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ ابوبکرؓ خطا کریں" یہی اعتماد تھا کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے ایک مرتبہ آنحضرتؐ سے پوچھا کہ آپؐ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ" پھر دریافت کیا مردوں میں؟ ارشاد ہوا! "عائشہؓ کے باپ"۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آپؐ سے اتنی محبت تھی کہ آپؓ نے اپنے دور خلافت میں یہ عام اعلان کرا

دیا تھا کہ جس شخص سے آپ نے کوئی وعدہ کیا وہ میرے پاس آئے۔ چنانچہ ایک دفعہ بحرین کا مال آیا تو ایک شخص ابن ابی نے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھ سے آنحضرتؐ نے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آیا تو (دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے) میں تم کو اتنا اور اتنا مال دوں گا۔ آپؓ نے اس سے کہا کہ اچھا تو یہ دونوں ہاتھوں سے اٹھا لو۔ اس شخص نے اٹھایا اور گنا تو پانچ سو درہم تھے۔ چونکہ اس شخص نے ہاتھوں سے دو مرتبہ اشارہ کیا تھا اور ایک مرتبہ کی مٹھی بھرنے میں پانچ سو درہم آئے تھے۔ اس لئے اس رقم کو دگنا کر کے حضرت ابوبکرؓ نے اس کو ایک ہزار درہم عطا فرما دیئے۔

دیگر صفات کے ساتھ ساتھ آپ کو ذوق شعروسخن بھی تھا۔ ابن سعدؒ نے آپ کے اشعار نقل کئے ہیں۔ جو کہ آپؓ نے رسولؐ کے وصال پر کہے تھے۔ ابن رشیق نے پندرہ اشعار کی ایک نظم نقل کی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ عہد جاہلیت میں شعر کہے ہوں گے۔ مگر اسلام قبول کرنے کے بعد آپؓ نے کوئی شعر نہیں کہا اور حق یہ ہے کہ جس رسول برحقؐ کے لئے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ”ہم نے اس پیغیبر کو شعر نہیں سکھایا اور نہ اس کے لئے موزوں ہے“ (کہا گیا ہو اور اس کے خلیفہ اولین کی شان سے یہ بعید بھی تھا۔) چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ بے شک ابوبکرؓ نے اسلام کے زمانہ میں اپنی وفات تک کبھی ایک شعر بھی نہیں کہا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ذات سراپا محبت تھی۔ آپؓ ہمیشہ اپنے محبوبؐ کے ایک اشارہ ابرو پر جان تک لٹانے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اس لئے اہل بیت کے ساتھ ان کی محبت ایک فطری امر تھا۔ آپؓ کی اہل بیت کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا کہ آپؓ ایک دفعہ وصال نبویؐ کے چند ہی روز بعد نماز عصر سے فارغ ہو کر مسجد سے نکل رہے تھے کہ حضرت حسن بن علیؓ نظر آگئے۔ جو محلّہ کے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپؓ نے جگر گوشئہ بتول کو دوش پر اٹھا لیا۔ مکارم اخلاق کی حد تھی۔ چونکہ آپ کی فطرت سعید تھی۔ اس لئے آپؓ عہد جاہلیت میں بھی اخلاق حمیدہ سے متصف تھے۔ اس زمانہ میں بھی کبھی آپؓ نے ام الخبائث کو منہ نہیں لگایا۔ قمار کی مجلس میں کبھی شریک نہیں ہوئے۔ کسی بت کے آگے سر کبھی خمیدہ نہیں کیا۔ حالانکہ یہ تینوں چیزیں عربوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھیں۔ اس کے علاوہ غریبوں کی خبر گیری' بے کسوں اور اپاہجوں کی مدد' مسافر نوازی اور مہمان داری آپ کے خاص اوصاف تھے۔ پھر جب شرف اسلام سے مشرف ہوئے تو ان اوصاف پر اور جلا ہوئی۔ اور آپؓ مکارم اخلاق کے پیکر اتم بن گئے۔

آپ کےانہی اوصاف حمیدہ کی بدولت مغربی مصنفین بھی آپ کی عظمت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ ولندیزی لکھتا ہے کہ جو عیسائی فیصلہ کالسی ڈون کو نہیں مانتے تھے۔ قیصر روم کے حکم سے ان کے ناک کان کاٹ دیئے جاتے اور ان کے گھر ڈھا دیئے جاتے تھے۔ اس کے برعکس عرب مسلمان جو حضرت ابوبکرؓ کی ہدایات پر عمل کرتے وہ مقامی باشندوں کا دل موہ لیتے تھے۔

تاریخ میں رقم ہے کہ یہ آفتاب جہاں تاب جو ایک مدت تک اندھیروں کا جگر چاک کرتا رہا۔ جمادی الاخری ۱۳ھ ہجری کی ساتویں تاریخ اتوار کا دن' اس روز شدید سردی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غسل کیا۔

اور اس کے بعد آپ کو بخار ہوگیا۔ جو وفات کے روز تک مسلسل پندرہ دن تک چڑھا رہا۔ ہر چند معالجہ کیا۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ۔ بعض روایات میں مرض کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ حارث بن کلاہ کے ساتھ ابوبکرؓ کو ایک یہودی نے چاول میں زہر ملا کر کھلا دیا تھا اور سال بھر کے بعد اس زہر کا اثر تھا۔ جو موت کا موجب بنا۔

آپ کی وفات پر عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا! ہمارے باپ!! خدا آپؓ کے چہرے کو نورانی کرے اور آپ کی کوششوں کا نیک پھل لائے۔ آپؓ نے اپنے اٹھ جانے سے دنیا کو ذلیل اور عقبیٰ کو عزیز کر دیا۔ اگرچہ آپ کی مصیبت رسولؐ کے وصال کے بعد سب سے بڑی مصیبت ہے۔ اور آپ کی موت تمام حوادث سے بڑھ کر حادثہ ہے۔ لیکن کتاب اللہ صبر پر نیک اجر کا وعدہ لائی ہے۔ لہٰذا میں آپؓ پر صبر کر کے وعدہ الٰہی کے ایفاء کو پسند کرتی اور آپ کے لئے طلب مغفرت کرتی ہوں۔ خدا آپ کو اس رخصت کرنے والی کا سلام پہنچائے۔ جس نے آپؓ کی زندگی سے نفرت کی نہ آپؓ کے حق میں قضائے الٰہی کو برا جانا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "اے خلیفتہ الرسول آپؓ نے اپنے بعد آنے والے کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا۔ آپؓ کے گرد راہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ پھر میں آپؓ تک کیونکر مل سکتا ہوں۔

حضرت علیؓ کو خلیفتہ الرسولؐ کی وفات حسرت آیات کی خبر ملی تو فوراً "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھتے ہوئے مکان سے باہر تشریف لائے اور فرمایا آج خلافت نبوت کا انقطاع ہوگیا۔ اور پھر جس مکان میں حضرت ابوبکرؓ کی نعش تھی۔ اس کے دروازہ پر کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا جو فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہونے کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ کی حیات طیبہ کا ایک نہایت حسین و جمیل اور ایمان افروز مرقع بھی ہے۔ آپؓ نے فرمایا!

حضرت علیؓ کا خطبہ :۔

اے ابوبکرؓ خدا تم پر رحم کرے۔ تم رسول اللہ کے محبوب، مونس راحت، معتمد اور ان کے محرم راز و مشیر تھے۔ اور تم سب سے پہلے اسلام لائے اور تم سب سے زیادہ مخلص مومن تھے۔ تمہارا یقین سب سے زیادہ مضبوط تھا۔ تم سب سے زیادہ اللہ کا خوف کرنے والے، اللہ کے دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ بے نیاز یعنی دوسری چیزوں کی پرواہ نہ کرنے والے، رسول اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معتبر، اسلام پر سب سے زیادہ مہربان، تم بلا نزاع و تفرقہ خلیفۂ حق تھے۔ اگرچہ اس سے منافقوں کو غصہ، کفار کو رنج، حاسدوں کو کراہت اور باغیوں کو غیظ تھا تم حق پر ڈٹے رہے۔ جبکہ لوگ بزدل ہوگئے اور تم ثابت قدم رہے۔ تم خیر سے کامیاب ہوئے تم اس سے بلند و بالا ہو کہ تم پر آہ و بکا کی جائے۔ تمہاری موت کی مصیبت تو آسمان میں بری طرح محسوس کی جا رہی ہے۔ اور تمہاری مصیبت نے تو تمام دنیا کو ہلا دیا ہے۔ پس اللہ تم کو تمہارے نبیؐ سے ملا دے اور ہم کو تمہارے بعد اجر سے محروم اور گمراہ نہ کرے۔

بقیہ ص ۴۰ پر

قادیانیوں کی سیاسی چال بازیاں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا خطاب

پاکستان سنٹر دوبئی میں ۷' اکتوبر ۱۹۸۵ء کو بعد از عشا حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا منظور احمد الحسینی نے اسے ٹیپ ریکارڈ سے قلمبند کیا ہے آج تک یہ خطاب شائع نہیں ہوا تھا۔ پہلی بار اسے لولاک شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد۔

میرا ارادہ آج یہ تھا کہ قادیانیوں کے سلسلے میں چند سوالوں کا جواب دوں' میں سیاسی آدمی نہیں ہوں اس لئے مجھے سیاسی باتیں آتی نہیں ہیں لیکن میرے بھائی عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب نے جن باتوں کی طرف اشارات کئے ہیں ان میں سے صرف دو کی مختصر تفصیل پہلے بیان کردینا چاہتا ہوں اس کے بعد میں اپنا مضمون عرض کروں گا۔

ایک یہ کہ قادیانیوں کا سربراہ مرزا محمود احمد تقسیم سے پہلے نہ کانگریس کا ساتھی تھا نہ مسلم لیگ کا کسی نے اس سے پوچھا کہ ہونا کیا چاہیے تو اس نے کہا۔

"ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت کی حفاظت اور ان کی کامیابی کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کیوں دعائیں کیں حضور (مرزا محمود احمد قادیانی) بھی ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں اور اپنی جماعت کے لوگوں کو جنگ میں مدد دینے کے لئے بھرتی ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں حالانکہ انگریز مسلمان نہیں اس کے جواب میں حضور (مرزا محمود احمد) نے جو ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ عرض کیا جاتا ہے فرمایا اس سوال کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو نظارے دکھائے گئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ ایک گری ہوئی دیوار بنا دی گئی جس کی وجہ بعد میں یہ بیان کی گئی۔ کہ اس کے نیچے خزانہ تھا جس کے مالک چھوٹے بچے تھے دیوار اس لئے بنا دی گئی کہ ان لڑکوں کے بڑے ہونے تک خزانہ کسی اور کے ہاتھ نہ لگے اور ان کے لئے محفوظ رہے دراصل حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی) کی جماعت کے متعلق پیشگوئی ہے جب تک جماعت احمد یہ نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار کو قائم رکھا جائے تاکہ یہ نظام کسی ایسی طاقت (مسلمان ہی مراد ہوسکتے ہیں) کے قبضہ میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لئے زیادہ مضر اور نقصان رساں ہو۔

جب جماعت میں قابلیت پیدا ہو جائے گی اس وقت نظام اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ یہ وجہ ہے انگریزوں کی حکومت کے لئے دعا کرنے اور ان کو فتح حاصل کرنے میں مدد دینے کی (روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۳ جنوری ۱۹۴۵ء)

قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں

یہ وہی بات ہے جس کو بدنام زمانہ جج جسٹس منیر نے اپنی رپورٹ میں یوں لکھا تھا کہ "احمدیوں" کی بعض تحریروں سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ انگریزوں کا جانشین بننے کا خواب دیکھ رہے تھے وہ تو خدا جانے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت جو مرزا محمود کو معلوم ہوئی تھی کدھر چلی گئی۔ فضا کا رنگ بدل گیا اور ملک کی تقسیم کے آثار پیدا ہونے لگے تو مرزا محمود نے پھر اعلان کیا اور الہامی اعلان" کیا۔ اپنا ایک خواب ذکر کیا اور کہا کہ مجھے یہ رؤیا ہوا ہے اسکی تشریح کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن کئی قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں" (الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

ان کا الہامی عقیدہ تھا اسی ضمن میں یہ اس بات کی کوشش بھی کرتے رہے کہ کم از کم اور نہیں تو قادیان کو ایک آزاد اسٹیٹ بنا دیا جائے ایک آزاد ریاست ہو کم از کم اتنا ہی خطہ۔ اور نہیں زیادہ چاہیے ہمیں۔ یہ بھی نہ ہوا بالآخر مرزا محمود کو وہاں سے آنا پڑا اور بتانے والے بتاتے ہیں اور صحیح بتاتے ہیں کہ عورتوں کا برقعہ پہن کر کے آیا قادیان سے نکلا (جیسا کہ اس کا بیٹا مرزا طاہر ربوہ سے راتوں کو چھپ کر نکلا اور فوراً" لندن بھاگ گیا)

یہاں لاہور آکر پہلے اس نے دو بڑی بڑی ہندوؤں کی بلڈنگیں تھیں ان پر قبضہ جمایا یہ پہلے ملیں تھیں ڈیڑھ دو سال وہاں رہے اور پھر آکر کے ربوہ ایک مستقل شہر آباد کیا وہاں رہے۔

مجھے کہنا یہ ہے کہ مرزا محمود جب مرا تو اس کی قبر پر یہ کتبہ لکھا گیا یہ وصیت لکھی گئی کہ جماعت احمدیہ کو وصیت کرتا ہوں کہ جب کبھی قادیان جانا ہو' تو میری لاش کو ساتھ لے جائیں قادیان میں دفن کریں مجھے بھی وہیں دفن کریں اور ان کی ماں کو بھی" یہ جو کشمیر کی جنگ ہوئی' اب یہ سرکاری راز ہوتے ہیں اور بعد میں وہ آوٹ بھی ہو جاتے ہیں بعد از وقت بات ہوتی ہے کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔

ان قادیانیوں نے کشمیر کا محاذ تمام حکام کے علی الرغم کھولا تھا مقصود یہ تھا کہ کسی طرح قادیان تک پہنچ جائیں اور قادیان تک پہنچ کر پھر کوئی گھپلا کریں۔ سیالکوٹ کے محاذ پر فرقان بٹالین لگی رہی اسی طرح کشمیر کے محاذ پر۔ ایک تو مجھے اس بات کی وضاحت کرنی تھی کہ ان کو بادل نخواستہ پاکستان میں آنا پڑا ہے۔ بدنام کرتے ہیں "احراری ملاؤں کو۔ اور آج تک کرتے ہیں کہ یہ کانگریسی احراری ملا پاکستان کے خلاف تھے۔ لیکن کبھی کسی عالم یا مولوی نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اللہ کی مشیت یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان متحد رہنا

چاہیے پاکستان نہیں بننا چاہیے۔ اللہ کی مشیت یہ چاہتی ہے کسی عالم نے یہ نہیں کہا تھا۔
کچھ علماء ایسے تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کے حق میں بہتر یہ ہے کہ تمام مسلمان متحد رہیں اور کچھ حضرات کی رائے یہ تھی کہ مسلمانوں کا حصہ الگ مل جانا چاہیے ایک سیاسی نظریہ تھا۔ کہنا مجھے یہ ہے کہ یہ الہامی طور پر پاکستان کی پیدائش کے بھی مخالف اور پاکستان کے وجود کے بھی مخالف۔ اس لئے کہ ان کو معلوم ہے کہ پاکستان ایک اسلامی سلطنت ہے اور ایک اسلامی سلطنت میں جتنا خطرہ قادیانیوں کو ہو سکتا ہے غیر اسلامی سلطنت میں یا سیکولر سلطنت میں نہیں ہو سکتا۔

قادیانی الہامی طور پر پاکستان کی پیدائش کے بھی مخالف اور پاکستان کے وجود کے بھی مخالف ہیں

ایک تو مجھے اس بات کی وضاحت کرنی تھی دوسری مجھے اس بات کی وضاحت کرنی تھی کہ ڈاکٹر عبدالسلام طبیعات کا ماہر ہے اور یہودیوں نے اس کو انعام دیا۔
انعام دے کر اسے ساری دنیا میں اچھالا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان کی وہ اسمبلی جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اسی اسمبلی میں عبدالسلام قادیانی کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی یعنی اس کو انعام دینے کے لیے صدر مملکت تشریف فرما تھے اور ان کے سر پر کھڑے ہو کر عبدالسلام قادیانی نے کہا کہ میں پہلا مسلمان ہوں جس کو یہ انعام ملا ہے۔
اس نوبل پرائز کے ذریعے اس نے ہمارے صدر کو سامنے بٹھا کر اسلام کی سند حاصل کی اس اسمبلی میں جس اسمبلی نے اس کو غیر مسلم قرار دیا تھا اور یہ وہی ڈاکٹر عبدالسلام تھا کہ جب ۱۹۷۴ء میں اسمبلی نے فیصلہ کیا تو اس نے اپنی پاکستان کی شہریت منسوخ کردی تھی' اور کہا تھا کہ میں اس ملک میں نہیں آؤں گا جو احمدیوں کو غیر مسلم کہتا ہے اور پھر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے دوسرے اسلامی ممالک کے دورے بھی اس سے کروائے گئے اور رفتہ رفتہ نوبت بایں جار سید یہاں تک نوبت پہنچی اور ٹیکنالوجی اور سائنس کا جو اسلامی ادارہ بنایا گیا ہے یعنی تمام مسلمانوں کا متحدہ ایک ادارہ' اس ادارے کا سربراہ عبدالسلام قادیانی کو بنا دیا گیا اور پانچ ارب ڈالر اس کے سپرد کئے گئے
میں اپنے ملک کے صدر محترم اور وزیراعظم اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک (جتنے بھی ہیں اللہ کا فضل ہے بہت سے اسلامی ممالک ہیں) ان کے تمام چھوٹے بڑوں سے میرا یہ سوال ہے اور میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کون سی ہوگی جس کا سربراہ قادیانی ہو وہ کیسی اسلامی ہے؟

اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کا سربراہ عبدالسلام قادیانی مرتد کو کیوں بنایا گیا؟

اور دوسرا سوال یہ کہ جو شخص شریعت کی رو سے مرتد اور زندیق ہے اسلام اور مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے۔ غلام احمد قادیانی سے لے کر آج تک جن قادیانیوں کا پیشہ مسلمانوں کی جاسوسی کرنا اور اسلامی ممالک کے گلے پر چھری پھیرتا رہا ہے وہ آپ کے اس سائنسی ادارے کا سربراہ بن کر مسلمانوں کو کیا فائدہ

پہنچائے گا۔

یہ وہی قادیانی نہیں ہے جیسا کہ مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نے بتایا جب بغداد پر انگریزوں نے قبضہ کیا۔ انگریزوں نے تسلط حاصل کیا اور جب اس کا سقوط ہوا تو الفضل نے اپنے اخبار میں لکھا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ۔

”انگریز میری تلوار ہے ہم اپنے مہدی کی تلوار کی چمک ساری دنیا میں دیکھنا چاہتے ہیں“

بغداد کے سقوط پر قادیان میں چراغاں کیا گیا جس دن قسطنطنیہ میں خلافت کا سقوط ہوا یعنی خلافت ختم کردی گئی تمام عالم اسلام خون کے آنسو رو رہا تھا۔ آل عثمان کی خلافت جیسی بھی تھی وہ جیسے بھی تھے سو ان میں عیب ہوں گے سب فرض کر لو لیکن خلافت ایک اسلام کا نشان تھا کمال اتاترک کے ذریعے ان طاغوتی طاقتوں نے آل عثمان کا تختہ الٹا اور خلافت ختم کردی خلافت پر قلم پھیر دی کہ آئندہ کے لئے خلافت نہیں ہو سکتی۔

تم سب کچھ حاصل کرسکتے ہو لیکن اسلامی خلافت آج تمہیں نہیں مل سکتی جس دن آل عثمان کا تختہ الٹا گیا اور اسلامی خلافت پر لکیر کھینچی گئی۔ سارا عالم اسلام خصوصیت کے ساتھ ہندوستان خون کے آنسو رو رہا تھا۔ لیکن قادیانی اس دن بھی چراغاں کر رہے تھے۔ گھی کے چراغ جلا رہے تھے اور قادیانیوں کے آرگن الفضل نے اس وقت اداریہ لکھا کہ ”آل عثمان مٹتے ہیں تو مٹنے دو ہم ان کو خلیفہ نہیں سمجھتے ہمارا بادشاہ جارج پنجم ہے اور ہمارے خلیفہ امیرالمومنین مرزا محمود ہیں“

یہ قادیانی اس لائق ہیں۔ کہ ان کو کلیدی عہدوں پر بٹھا دیا جائے (لوگوں نے کہا ہرگز نہیں۔ ناقل) آج یہاں ہم قونصلیہ میں گئے وہاں ان سے ہماری باتیں ہوتی رہیں ایک بات یہ بھی ہوئی کہ دنیا کا کوئی ملک بشمول سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی قادیانی ہر ادارے میں موجود نہ ہو خفی یا جلی۔

بغداد کے سقوط پر قادیان میں چراغاں کیا گیا

ہم انڈونیشیا گئے وہاں کے سفارت خانے میں ہم نے پتہ کیا۔ پتہ چلا یہاں ایک ٹائپسٹ قادیانی ہے۔ بس ان کا کام چلتا ہے وہ اپنا چپڑاسی بھی رکھ دیں گے مطلب یہ ہے کہ اس پوری ایمبیسی کی خبریں اور رپورٹیں قادیانیوں کے مرکز کو پہنچتی ہوں گی۔ مسلمانوں کا کوئی راز قادیانیوں سے راز نہ رہا میں نے وہاں قونصلیہ میں کہا ہم نہیں سمجھتے مسلمانوں کو کب عقل آئے گی۔ قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں تمام راز ان کے سامنے ہیں اور جب ہم کچھ کہتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کو سمندر میں پھینک دیں سمندر میں نہ پھینکو ان کا کوئی علاج کرو ہم کیا کریں یعنی ہم سے کیوں سوال کرتے ہو۔

آپ حضرات سے ایک بات تو میں یہ کرنا چاہتا تھا کہ ہر قادیانی کو دو چار دس بیس باتیں ایسی یاد ہوتی ہیں ہمارے مسلمان کے ساتھ وہ بات کرے گا اور مسلمان کو مغالطہ میں ڈال دے گا۔ ہر قادیانی کو انہوں نے دو چار

باتیں رٹائی ہوئی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک یہ کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ ٹٹی اور پیشاب کہاں کرتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

یا یہ کہ جی خدا کو وہاں آسمان پر لے جانے کی کیا ضرورت تھی کیا خدا زمین پر اس کی حفاظت نہیں کر سکتا تھا یہ دو چار ایسی باتیں عقلی شبہات انہوں نے ہر قادیانی کو رٹائے ہوئے ہیں ہر مسئلے پر رٹائے ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی اچھا قسم کا مولوی بھی ان سے گفتگو کرے تو وہ چپ کرا دیں گے۔ ان سے وہی بات کر سکتا ہے جو ان کی رگ کو جانتا ہو۔

خلافت عثمانیہ کے سقوط پر مسلمان خون کے آنسو رو رہے تھے جبکہ قادیانی خوشیاں منا رہے تھے

کم از کم قادیانیوں کے مقابلے میں آپ حضرات کو بھی ہر مسلمان کو کم از کم دو چار نکتے تو ایسے رٹ لینے چاہئیں کہ آپ لوگ ان کو چپ کرا سکیں، لمبی چوڑی تقریریں تو شاید آپ کو محفوظ نہ رہیں لیکن دو چار نکتے تو آپ معلوم کر سکتے ہیں کسی ہمارے عالم کے پاس بیٹھ جائیے کہ ایک گر کی بات بتا دیجئے کہ اس طرح پھونک ماری اور قادیانی بھاگا۔ ہمارے حضرت مولانا محمد علی جالندھری قدس سرہ و نور اللہ مرقدہ ایک دفعہ فرمانے لگے کہ شیخوپورہ کے ایک اسکول میں ایک قادیانی استانی آگئی (یہ بھی ایک مستقل موضوع ہے کن کن محکموں پر کس کس طرح قادیانی مسلط ہیں) اور اس استانی کا کام تھا لڑکیوں کو گمراہ کرنا میرا ایک دفعہ وہاں جانا ہوا تو بچیوں نے مجھ سے شکایت کی کہ قادیانی استانی تبلیغ کرتی رہتی ہے اور ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک بات بتا دیتا ہوں اپنی استانی جی سے وہ بات پوچھ لینا۔ تم ان سے یہ پوچھنا کہ تمہارا مرزا "بھانو" سے پاؤں کیوں دبوایا کرتا تھا بس اس سے زیادہ نہیں اب پانچ چار لڑکیاں تیار ہوگئیں استانی آئی اور بات کرنے لگی تو ایک نے کہا استانی وہ تمہارا مرزا بھانو سے پاؤں کیوں دبواتا تھا۔ دوسری نے یہی بات کہی تیسری نے یہی بات کہی اور سب نے کہہ دیا بھانو بھانو بھانو بھانو بھانو۔ تیسرے دن اس نے اسکول چھوڑ کر اپنا تبادلہ کروالیا۔ برداشت کر سکتی تھی؟ اور میں نے حوالہ بتایا تھا کہ کسی قادیانی نے سوال پوچھا کہ "حضرت مسیح موعود غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں کیا ان سے پردہ منع ہے جواب میں ان کا مفتی فضل دین لکھتا ہے۔ "حضرت مسیح موعود نبی معصوم ہیں ان سے مس اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب ثواب و برکات ہے"

مرزا قادیانی بھانو (غیر محرم عورت) سے پاؤں کیوں دبواتا تھا

تم ختم نبوت کے دفتر سے اس اخبار کا فوٹو لو اور ایک ایک قادیانی کو دکھاؤ اور کہو کہ پہلے یہ بات بتاؤ آگے پھر بات کرنا حیات مسیح، وفات مسیح، ختم نبوت جاری ہے، یا بند ہے یہ تم نے کیا چکر چلا رکھے ہیں یہ بتا کہ نبی معصوم غیر محرم عورتوں سے تنہائی میں ٹانگیں دبوایا کرتے ہیں۔ یہ میں نے ایک بات بتائی دو چار ایسے نکتے یاد کرلو۔

ایک بات قادیانیوں سے یہ کہو کہ کیا کسی شریف کے مرتے وقت ایسا دیکھا گیا ہے کہ آگے کی طرف

سے اور پیچھے کی طرف سے پاخانہ جاری ہو مرزا "وبائی ہیضہ" کی موت مرا بس "وبائی ہیضہ" تم نے کہا اور قادیانی بھاگا نہیں۔ اس کا حوالہ بھی ہمارے ختم نبوت کے دفتر سے لے لو اسکا فوٹو اسٹیٹ لے لو اور ایک ایک قادیانی کو دکھاؤ۔

مولوی ثناء اللہ سے مرزا نے مباہلہ کیا تھا بد دعا کی تھی لمبا واقعہ ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مرزا نے اپریل ۱۹۰۷ میں بددعا کی کہ یااللہ مولوی ثناء اللہ مجھے دجال کذاب مکار جھوٹا فریبی یہ یہ کہتا ہے یااللہ ہمارے درمیان میں سچا فیصلہ فرما دے۔ اگر میں واقعی تیری طرف سے ہوں تو مولوی ثناء اللہ میرے سامنے مرے نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ خدائی عذاب سے جیسے ہیضہ طاعون ایسے عذاب سے مرے۔ اور اگر میں جھوٹا ہوا اور مولوی ثناء اللہ سچا ہے تو تو مجھے ثناء اللہ کے مقابلے میں مجھے موت دیدے اور ثناء اللہ کی زندگی میں "نتیجہ کیا ہوا ایک سال کے بعد مرزا مرگیا" ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں مرگیا" اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری پاکستان بننے کے بعد سرگودھا آئے اور ۱۹۴۹ء میں ان کا انتقال ہوا تو جو بد دعا مرزا نے کی تھی یعنی دونوں میں سے سچے اور جھوٹے کے حق میں کہ جھوٹا آدمی سچے کی زندگی میں مرجائے وہ دعا اللہ نے قبول فرمائی اور جیسی موت مانگی تھی ویسی موت آئی یعنی ہیضہ کی موت۔

قادیانی مفتی فضل دین کا فتویٰ کہ مرزا صاحب سے غیر محرم عورتوں کا مس و اختلاط موجب ثواب و برکات ہے

یہاں درمیان میں ایک لطیفہ سنا دوں جب مرزا مرگیا تو قادیانیوں نے بڑا شور مچایا مولانا ثناء اللہ صاحب نے لکھنا شروع کیا یہ اہلحدیث عالم تھے ان کو لوگ فاتح قادیان کہا کرتے تھے امرتسر میں رہتے تھے اور مرزا کے ساتھ مقابلہ رہتا تھا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے تو آخر اس مسئلہ پر گفتگو کے لئے مرزا کا ایک مرید میر قاسم علی' اس نے طے کر لیا کہ لدھیانہ میں اس پر مناظرہ ہوگا اس موضوع پر کہ مرزا صاحب جو مرے ہیں یہ اپنی بددعا سے مرے ہیں یہ اس کے جھوٹے ہونے کی علامت ہے یا نہیں۔

اور اتفاق کی بات کہ لدھیانہ ہر جگہ آتا ہے یہ مناظرہ بھی لدھیانہ میں طے ہوا اور اس مناظرہ کا فیصلہ کرنے کے لئے اب جج کس کو بنایا جائے۔ اگر کسی مسلمان کو بناتے ہیں تو وہ مولوی ثناء اللہ کی رعایت کرے گا اور اگر کسی مرزائی کو بناتے ہیں تو وہ اس کی رعایت کرے گا بالاخر یہ ٹھہری وہاں لدھیانہ کے ایک جج تھے سردار صاحب خالصہ جی خود میر قاسم علی نے اس کا نام پیش کیا کہ اس کو جج بنا لیا جائے اور تین سو روپیہ انعام رکھا گیا کہ جو ہار جائے وہ تین سو روپیہ جیتنے والے کو دے۔ لدھیانہ میں مناظرہ ہوا مولانا ثناء اللہ امرتسری اور میر قاسم کا اس موضوع پر کہ مرزا نے جو بددعا کی تھی اس کے مطابق وہ مرا ہے یا نہیں اور وہ مر کر اپنے جھوٹ پر مہر لگا گیا ہے یا نہیں۔ جج نے مناظرہ سننے کے بعد مولانا ثناء اللہ کے حق میں فیصلہ دیا اور تین سو روپیہ جیب میں ڈالا مولانا ثناء اللہ امرتسر آگئے۔

کہنا یہ ہے کہ اپنی اس پیش گوئی کے مطابق بددعا کے مطابق مرا اور ہیضے کی موت مرا اور ہیضہ بھی وبائی

ہیضہ۔ ہمارے پاس اس کا ثبوت بھی موجود ہے آپ ختم نبوت کے دفتر سے بھی یہ منگوائیں۔ کتاب حیات ناصر مرزے کے سسر کی سوانح عمری ہے اس کے ص ۱۴ پر لکھا ہے کہ میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا دس بجے رات ہیضہ ہوا تھا دو بجے ہلچل مچ گئی تو کہتا ہے کہ میں دو بجے غالباً" حاضر ہوا تو حضرت صاحب نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا "میر صاحب" مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے" یہ آخری الفاظ تھے۔ جو آپ کے منہ سے نکلے اس کے بعد کوئی صاف بات میرے علم میں آپ نے نہیں کی یہ مرزے کے آخری لفظ ہیں۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے کلمہ کس کو نصیب ہوتا۔

مرزا قادیانی وبائی ہیضہ کی موت مرا کہ دونوں راستوں سے پاخانہ جاری تھا

وبائی ہیضے کی بات کرو بھانو کی بات کرو اور بھی بہت سے نکتے ہم بتا سکتے ہیں میں کہتا ہوں کہ قادیانی جو مسلمانوں کو مغالطہ دیتے ہیں اور خواہ مخواہ پکڑ لیتے ہیں تو ہر مسلمان اگر دو چار نکتے ایسے نوٹ کرے تو قادیانی بھی نہیں چلے گا۔

یہ کہتا ہے مجھے حیض آتا ہے بتاؤ حیض عورت کو آیا کرتا ہے" یا مرد کو آیا کرتا ہے تو مرزا مرد تھا یا عورت تھی اور کہتا ہے پہلے اللہ نے مجھے مریم بنایا پھر میں مریمی حالت میں نشوونما پاتا رہا اس کے بعد مجھے حمل ہوگیا اور دس مہینے تک میں حاملہ رہا۔

ہمارے لاہور میں ایک ریاض الحسن گیلانی وکیل ہیں وہ کہنے لگے دس مہینے کھوتی حاملہ رہندی اے (یعنی دس مہینے کا حمل تو گدھی کو ہوتا ہے) مرزا کہتا ہے میں دس مہینے حاملہ رہا اور اس کے بعد مجھ میں سے بچہ پیدا ہوا اور وہ تھا عیسیٰ اس لیے میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔ عیسیٰ بن مریم یعنی عیسیٰ بیٹا مریم کا خود ہی مریم خود ہی غلام احمد اور خود ہی پیدا ہونے والا عیسیٰ یہ تو ہم سنتے تھے کہ عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ تین ایک ہیں اور ایک تین ہیں۔ وہ یہ معمہ ہمیں آج تک سمجھا نہیں سکے تھے یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا معمہ قادیانی لوگوں کو کیسے سمجھ میں آیا۔

دوسری بات جو مجھے عرض کرنی ہے کہ قادیانیوں کے چند سوالات ہیں ایک سوال انہوں نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کے سامنے پیش کیا آپ نے ریڈیو میں سنا ہوگا یا اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کے سامنے انہوں نے اپنی یہ درخواست پیش کی کہ پاکستان میں جو قانون نافذ کیا گیا ہے اس سے قادیانی (احمدی) اقلیت کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے اور اقوام متحدہ کے اس کمیشن نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ اس قانون کو منسوخ کیا جائے اور اس قانون کی انہوں نے مذمت کی ہے کون سا قانون یہ آخری قانون جو ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ جمعرات کی شام کو نافذ ہوا کہ قادیانی اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کرسکتے۔ قادیانی اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے قادیانی اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب نہیں کرسکتے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور قادیانی کسی مسلمان کو اپنے مذھب کی تبلیغ نہیں کرسکتے یہ جو جنرل محمد ضیاء الحق نے قانون نافذ کیا ہے اس کی انسانی حقوق کے ادارے نے مذمت کی ہے اور حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے درخواست کی ہے کہ اس قانون کو واپس لیا جائے۔

مرزا جھوٹا تھا اللہ سچے (مولانا ثناء اللہ) کی زندگی میں مرگیا

یہاں اس سلسلے میں ایک دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ان کا ہم پر اعتراض ہوا کہ ہمارے حقوق کو پاکستان میں پامال کیا جارہا ہے۔ میرے جو لکھے پڑھے بھائی ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قرآن اور نبی کی حدیث پر کم ایمان رکھتے ہیں مگر ان لوگوں پر زیادہ ایمان رکھتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ جو بات مغرب کی طرف سے آجائے وہ کہتے ہیں بس کیا بات ہے غالباً" وہ بھی اس سے متاثر ہوئے ہوں گے۔

اس سلسلے میں پہلی بات تو مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس قرارداد سے اور قادیانیوں کی اس درخواست سے جو انہوں نے اقوام متحدہ میں پیش کی۔

یہ بات معلوم ہوگئی کہ قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں۔ دیکھو بھائی عدالت میں دو فریق جاتے ہیں ایک مدعی ہوتا ہے ایک مدعا علیہ۔ مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان میں اگر دوستی ہوتی تو ان کو اپنا مقدمہ عدالت میں لے جانے کی کیا ضرورت تھی کیوں جی! اگر ان کا کوئی جھگڑا نہ ہوتا آپس میں دشمنی نہ ہوتی تو جھگڑا عدالت میں لے جانے کی ضرورت نہیں تھی وہ اپنے گھر میں طے کرسکتے تھے عدالت میں جھگڑا اور مقدمہ لے جانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہیں ۔ قادیانیوں نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کو درخواست دی تو اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ پاکستان اور پاکستان کے قانون کے قادیانی دشمن ہیں اور وہ اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں دوسری بات آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادیں کیا قیمت رکھتی ہیں وہ مجھے بھی معلوم ہے آپ کو بھی معلوم ہے فلسطینیوں کے بارے میں اقوام متحدہ کتنی قراردادیں پاس کرچکا ہے۔ کشمیر کے مسئلے میں کتنی قراردادیں پاس ہوچکی ہیں قبرص کے مسلمانوں کے بارے میں کتنی قراردادیں پاس ہوچکی ہیں وغیرہ وغیرہ جنوبی افریقہ کے کالوں کے بارے میں کتنی قراردادیں پاس ہوچکی ہیں یہ دیکھو کاغذ کا ایک پرزا اس کی کوئی قیمت ہوتی ہے اس کو جلا کر کے آدمی کم از کم نسوار لے سکتا ہے اقوام متحدہ کی قراردادوں کی قیمت اتنی بھی نہیں ہے کہ اس کو جلا کر نسوار کا کام لے لیا جائے۔

یہ مجھے معلوم ہے آپ کو بھی معلوم ہے"کہ اس قرارداد کی کوئی قیمت نہیں ہے اقوام متحدہ کی اس قرارداد سے ہماری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن ایک بات ضرور ہے وہ یہ کہ تمام دنیا کی نظریں ان کی طرف متوجہ ہو جائیں گی اور وہ یہ کہیں گے کہ واقعتہ" پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق غصب کئے جارہے ہیں یہ بات ٹھیک ہے کہ نہیں "پاکستان تو بدنام ہوگا نا؟ بدنام کرنے کی تو سازش ہوئی میں کہتا ہوں کبھی کسی ہندو نے کبھی کسی سکھ نے کبھی کسی پارسی نے کبھی کسی عیسائی نے کبھی کسی دوسرے مذہب والے نے پاکستان کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق کو پامال کررہا ہے۔ یہ پہلی اقلیت ہے جس نے پاکستان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق غصب کررہا ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے میر قاسم علی قادیانی سے تین سو روپے انعام جیتا

تیسری بات اسی سلسلے کی یہ ہے کہ ہم نے ان کا کیا حق غصب کیا ہے کہ ان پر پابندی لگادی یہ کلمہ

نہیں پڑھ سکتے یہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے لئے میں ایک بات عرض کرتا ہوں اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے آپ تو سمجھے ہوئے ہوں گے لیکن میں اپنا سبق دہرانے کے لئے عرض کررہا ہوں استاد کو سبق سنایا بھی تو جاتا ہے میں اپنا سبق آپ حضرات کو سنانے کے لئے عرض کرتا ہوں یہ نہیں کہ آپ مجھ سے سمجھیں گے نہیں آپ انشاء اللہ پہلے سمجھے ہوئے ہوں گے مجھے توقع ہے لیکن میں ذرا اپنا آموختہ دہراتا ہوں۔

ایک شخص اس طرح اپنا ہاتھ فضا میں لہرا رہا تھا دوسرے کے کان پر زور سے لگا اس نے کہا میاں عقل رکھتے ہو کہ نہیں تم اس طرح ہاتھ ہلا رہے ہو۔ یہ کہنے لگا میں آزاد فضا میں سانس لے رہا ہوں اور مجھے ہاتھ پھیلانے کی مکمل آزادی ہے کوئی مجھ پر پابندی نہیں لگا سکتا۔ دوسرے نے کہا آپ بجا فرماتے ہیں آپ کو مکمل آزادی ہے لیکن آپ کی آزادی اس حد تک ہے جہاں تک میرا کان شروع نہیں ہوتا جہاں سے میرے کان کی حد شروع ہو جاتی ہے وہاں آپ کی آزادی ختم۔ یہ بات انصاف کی ہے کہ قادیانیوں کو مکمل آزادی ہے لیکن یہ ان کی آزادی وہاں تک ہے جہاں تک اسلام کی حد شروع نہیں ہوتی جہاں اسلام کی حد شروع ہو جائے وہاں ان کی آزادی نہیں جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو اب سمجھئے ہم نے ان پر کیا پابندی لگائی ہے۔ ہم نے ان سے نہیں کہا کہ تم اپنی جس طرح عبادت کرتے ہو نہ کرو تم کافر ہو کر اذان دیتے ہو اور اذان سن کر ایک مسلمان تمہارے پیچھے آکھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھ لیتا ہے اس کی نماز ہو جائے گی لوگوں نے کہا نہیں ہوگی۔ اذان ہمارا شعار ہے۔ اسلام کی علامت ہے مسجد اسلام کی علامت ہے۔ ابوداؤد میں اور حدیث شریف کی دوسری کتابوں میں بلکہ صحیح بخاری شریف میں بھی یہ حدیث موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرامؓ کو باہر جہاد کے لئے بھیجتے تھے تو ارشاد فرمایا کرتے تھے ۔۔ اذا سمعتم اذانا او رائیتم "مسجدا" جب تم اذان سنو یا کسی بستی میں مسجد دیکھو تو اپنے ہاتھ روک لو اس لئے کہ اذان کا آنا اور مسجد کا ہونا یہ بستی کے مسلمان ہونے کی علامت ہے تو ہم نے صرف اتنا کہا کہ انہوں نے جو ہمارا گلا پکڑا ہوا تھا ہم نے ذرا تھوڑا سا چھڑانے کی کوشش کی ہے کہ ہمارا پنڈ چھوڑو ہم نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی بلکہ صرف اتنا کہا ہے خدا کے لئے اسلام میں مداخلت نہ کرو تمہیں آزادی ہے مگر اسلام کے دائرے سے باہر باہر آزادی ہے اسلام کے اندر نہیں۔ یہ بات منصفانہ یا غیر منصفانہ ہے سب مسلمانوں نے کہا منصفانہ ہے اب میں انسانی حقوق کے کمیشن سے یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک مکان ظفراللہ خاں قادیانی کا ہے اور چور اس میں نقب لگاتا ہے تو کیا اس چور کو نقب لگانے کی اجازت ہوگی؟ اور اگر اس کے خلاف کوئی حکومت قانون بنائے تو چور بھی کہے گا کہ جی میرے انسانی حقوق کی حق تلفی کی جارہی ہے مجھے اپنا پیشہ نہیں کرنے دیا جاتا۔ میرا پیشہ ہے نقب لگانا لوگوں کے مکانوں میں نقب لگانا میرا پیشہ ہے اور یہ میرے پیشے پر پابندی لگاتے ہیں یہ میری معاش پر پابندی لگاتے ہیں حکومت پاکستان بڑی ظالم ہے اس کے خلاف قرارداد مذمت ہونی چاہیے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ مجھے حیض آتا ہے اور میں دس مہینے تک حاملہ رہا

انسانی حقوق کے کمیشن میں کوئی بزر جمہر کوئی عقل مند افلاطون ایسا ہے جو اس کی تائید کرے گا کیوں جی عوام نے کہا نہیں۔ اس لئے کہ وہ تو ٹھیک ہے کہ نقب لگانے والا نقب لگاتا ہے اور یہ اس کا پیشہ ہے لیکن اس کا نقب لگانا دوسرے کے مکان میں مداخلت ہے اس لئے یہ خود مجرم ہے نقب لگانے والا مجرم ہے۔

جو اس کو روکتا ہے یا روکنے کے لئے قانون پاس کرتا ہے وہ مجرم نہیں ہے اسی طرح قادیانیوں نے کافر پکے کافر چٹے کافر ہونے کے باوجود اسلام میں نقب لگائی نوے سال تک اس میں داخل رہے اسلام کے نام پر لوٹتے رہے صرف اسلام اور مسلمانوں کو نہیں بلکہ پوری دنیا کو دھوکہ دیتے رہے اسلام کے اندر گھس کر جو کچھ ان سے لوٹ مار ہو سکی انہوں نے کی۔ نوے سال تک ان کو مہلت ملی رہی بالآخر ان کا وہ سوراخ بند کردیا گیا وہ نقب جہاں سے لگائی تھی وہ سوراخ بند کردیا گیا اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس مکان سے باہر کر دیا گیا اب باہر کئے جانے کے باوجود یہ مدعی تھے کہ یہ مکان تو ہمارا تھا ہم تو لوٹ مار کرتے تھے ہم نے کہا اب تم ایسا نہیں کرسکتے تمہیں اجازت نہیں ہوگی آپ انصاف فرمایئے کہ حکومت پاکستان کا یہ قانون انصاف پر مبنی ہے یا کہ اقوام متحدہ کے کمیشن نے اس کے خلاف جو قرارداد پاس کی ہے وہ انصاف پر مبنی ہے۔ دیکھنا چاہیئے ۔(لوگوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کی قرارداد انصاف پر مبنی ہے)

میں نے جب یہ بات سنی اس وقت سے آج تک یہ سوچ رہا ہوں کہ یا اللہ وہ کیسے لوگ بیٹھے ہیں جن کو اللہ نے اتنی بھی تمیز نہیں دی کہ انسانی حقوق کیا ہوتے ہیں اور ان کی پامالی کیا ہوتی ہے انسانی حقوق کے ماہرین کیسے بیٹھے ہیں مسلمان انسانی حقوق نہیں رکھتے مسلمانوں کے حقوق میں جو قوم' یا جو ٹولہ یا جو گروہ مداخلت کرتا ہے ہم کیوں نہ ان کو روکیں۔ چوتھے نمبر کی بات یہ ہے

وہ مشہور شعر ہے

وہی قاتل' وہی شاہد' وہ منصف ٹھہرا
اقربا میرے کریں' خون کا دعویٰ کس پر

عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ تین ایک ہیں اور ایک تین ہیں یہ معمہ ہمیں آج تک وہ سمجھا نہیں سکے تھے یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا معمہ لوگوں کو کیسے سمجھ میں آیا یعنی خود غلام احمد خود ہی مریم اور خود ہی مسیح بن مریم

خود قرارداد پیش کرنے والے قادیانی' خود ہی گواہی دینے والے اور ہماری طرف سے اگر کوئی وکالت کرتا جواب وہی کرتا تو ہمارا سفیر کرتا۔ جنیوا میں جو ہمارا سفیر تھا ہمارے پاکستان کا نمائندہ تھا وہ ہماری وکالت کرتا اور یہ کہتا کہ اقوام متحدہ میں میرے ملک کے خلاف جو قرارداد مذمت پاس کی جارہی ہے وہ غلط ہے میں اس کے خلاف احتجاج کرتا ہوں اور میں دلائل دیتا ہوں۔ پاکستان کے نمائندہ کو یہ کام کرنا چاہیے تھا اور وہ چشم بد دور قادیانی ۔ ذرا انصاف دیکھیئے قرارداد پیش کرنے والے وہ 'گواہی دینے والے وہ اور ہماری طرف سے جس نے نمائندگی کرنی تھی اور وکالت کرنی تھی وہ بھی وہ' میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جنیوا میں اس قادیانی منصور احمد کو

کیوں بٹھایا گیا وہ کس مرض کی دوا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے میں پاکستان کی نمائندگی قادیانی کرے گا۔؟ اور اس وقت منصور احمد کو جاپان کا سفیر بنا دیا گیا اور اس کی جگہ جس کو لایا گیا ہے وہ بھی قادیانی ہے۔ ناقل)

اس سلسلے کی ایک بات اور جب یہ بات ختم ہو جائے گی پھر اگلی بات کروں گا ہم نے پاکستان میں قادیانیوں پر پابندی عائد کی ہے ہماری حکومت نے کی ہے اور حکومت نے بھی مفت میں نہیں کی بلکہ زبردست تحریک چلی اس کے نتیجے میں کی ہے میں اس کی داستان نہیں بیان کرنا چاہتا مجھے کہنا یہ ہے کہ پاکستان نے قادیانیوں پر کچھ پابندیاں عائد کی ہیں لیکن قادیانیوں کی جو اصل سزا ہے' کی نسبت یہ پابندی پابندی نہیں ہے۔ قادیانیوں کی اصل سزا کیا ہے وہ آپ کو بتاتا ہوں۔ حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ان دونوں بزرگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا ایک۔ ایک علاقے میں' دوسرا' دوسرے علاقے میں' حضرت معاذ بن جبلؓ ایک دفعہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے ملنے کے لئے گئے تو دیکھا کہ ایک آدمی دھوپ میں کھڑا کیا ہوا ہے یہ صحیح بخاری شریف کی روایت ہے یہ ابھی سواری پر تھے پوچھا کہ اس کو دھوپ میں کیوں کھڑا کر رکھا ہے کہنے لگے کہ یہ مرتد ہو گیا ہے پہلے مسلمان ہوا اس کے بعد پھر اسلام سے پھر گیا حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم' میں سواری سے نیچے نہیں اتروں گا جب تک کہ اس کو قتل نہیں کر دیا جاتا اس لئے کہ سمعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ" جو شخص اپنے دین کو تبدیل کر دے اس کو قتل کر دو یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے خود اپنے کانوں سے سنی ہے چنانچہ اس مرتد آدمی کو قتل کیا گیا اور یہ سواری سے نیچے اترے۔

قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں کیونکہ وہ پوری دنیا میں پاکستان کو حقوق کے نام پر بدنام کر رہے ہیں

قادیانی' مدعی نبوت کو ماننے والے زندیق اور مرتدوں کے حکم میں ہیں ان کی سزا ارتداد تھے اور اب ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر سزائے ارتداد جاری کرے اس وقت ان کو پتہ چلے گا جب حکومت ان پر سزائے ارتداد جاری کرے گی اسوقت ان کو پتہ چلے گا کہ پاکستان نے ان پر پابندی عائد نہیں کی تھی بلکہ ان کے ساتھ رحم کیا تھا۔

تم وہ وقت لانا چاہتے ہو عالم اسلام میں کہ جہاں کہیں قادیانی ملے اس پر سزائے ارتداد دی جائے اور اس پر سزائے موت جاری کی جائے تم یہ چاہتے ہو اور اس وقت تم دنیا کو کہو گے کہ ہائے ہم پر ظلم ہو گیا میں اس وقت بھی جواب دوں گا کہ یہ ظلم نہیں ہے عین انصاف ہے اس لئے کہ اگر کسی ملک کے باغی کو قتل کیا جاتا ہے اور اس کی سزا قتل ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کی سزا بھی قتل ہے

کوئی بڑے سے بڑا مہذب ملک مجھے آج بتائے امریکہ روس برطانیہ فرانس جرمنی یا بڑے بڑے دوسرے ممالک کوئی مہذب ملک ایسا بتاؤ جس میں باغی کو سزائے موت نہ دی جاتی ہو کوئی ایسا ملک ہے !! (لوگوں نے کہا نہیں) کوئی ایسا ملک آج بھی ہے جس میں باغی کو سزائے موت نہ دیجاتی ہو اگر ملک کے باغی کو سزائے موت دیجاسکتی ہے تو اسلام کے قانون میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کو بھی سزائے

موت ملے گی

تم انسانی حقوق کے کمیشن کے پاس جانا اور درخواستیں دینا لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو انسانی حقوق کے کمیشن کی کوئی پرواہ نہیں ہے

ایک صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے کہ کھانا کھارہے تھے لقمہ نیچے گر گیا انہوں نے اٹھایا صاف کرکے کھالیا کسی پاس بیٹھنے والے نے کہا کہ اس علاقے کے لوگ اسکو معیوب سمجھتے ہیں کہ جو لقمہ نیچے گر جائے اسکو صاف کرکے کھالیا جائے فرمایا !! اأترک سنتہ نبیی صلی اللہ علیہ وسلم لھولاء الحمقاء میں ان احمقوں کی خاطر اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دوں

پاکستان کی کسی اقلیت نے پاکستان پر حقوق کے پامال ہونے کا الزام نہیں لگایا سوائے قادیانیوں کے

اور ہم ان احمقوں کی خاطر اسلام کے قانون کو بدل دیں امریکہ برطانیہ اور مغرب کے لوگوں کی خاطر کلا ورب الکعبہ رب کعبہ کی قسم ایسا نہیں ہوگا مرتد کی سزا موت ہے اور یہ سزا برحق ہے اور یہ قادیانیوں پر جاری ہوکر رہے گی تم ہمارے صبر کا کب تک امتحان لینا چاہتے ہو تمہیں معلوم ہے ایک پوری صدی سے ہم صبر کررہے ہیں ہم تمہیں رعایتیں دے رہے ہیں تمہیں نواز رہے ہیں تمہاری منت سماجت کررہے ہیں اور تم نخرے کررہے ہو جس دن سزائے ارتداد جاری ہوگی جس دن سزائے موت جاری ہوگی اس وقت تمہیں پتہ چلے گا کہ ہمارے ساتھ اب تک بہت رعایت کیجاتی رہی اور انشاء اللہ پھر تم دیکھو گے یہ اسطرح چھپیں گے جس طرح چوہا اپنے بل میں چھپ جاتا ہے یہ بات میں نے یہاں ختم کی ایک آخری بات کردیتا ہوں ایک سوال آج ہمارے ایک بزرگ نے کیا اونچی محترم شخصیت نے کہا کہ قادیانیوں کی کتنی تعداد ہے ؟ ہم نے کہا کہ پاکستان میں کل تعداد ایک لاکھ چار ہزار تین سو ستر" کہنے لگے کہ جی نہیں اتنے تو نہیں کچھ ایسے بھی ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو مسلمان کہلوایا ہوگا میں نے چلو کہا کہ ان کو دس ہزار فرض کرلو کہنے لگے کہ زیادہ ہوں گے میں نے کہا کہ بیس ہزار کرلو کہنے لگے نہیں زیادہ ہوں گے میں نے کہا کہ چلو ایک لاکھ فرض کرلو تب بھی پاکستان میں دو لاکھ بنے کہنے لگے جی میں ایک بات پوچھتا ہوں وہ یہ کہ جب قادیانی اتنی چھوٹی سی اقلیت میں ہیں اتنی مختصر سی اقلیت ہے اور مسلمانوں کی اکثریت بھاری اکثریت ہے تو قادیانیوں کی مخالفت کیلئے قانون کا کیوں سہارا لینا پڑا ؟ تبلیغ کے ذریعے سے یہ بات ہونی چاہئے تھی قانون کا سہارا لینے کی کیا ضرورت ہے یہ بات مرزا طاہر کی بتائی ہوئی ہے ہمارے اس بزرگ تک بھی پہنچ گئی ہوگی

مجھے آیا تو اتنا غصہ کہ میں سرسے پاؤں تک جل گیا میرے رفقاء تو خیر متانت سے کوئی جواب سوچ رہے تھے کہ اس کا کیا جواب دیا جائے لیکن مجھے تو آگ لگ گئی میں نے فورا" کہا جی کیا مطلب ! کہنے لگے کہ قادیانیوں پر جو قانونی پابندی عائد کی گئی ہے اس کا سہارا لینے کی کیا ضرورت تھی جب ہمارا مذہب برحق ہے اور ان کا مذہب جھوٹا ہے ہم اکثریت میں ہیں اور وہ معمولی سی اقلیت ہے تو قانونی پابندی کیوں عائد کی گئی قانون کا سہارا لینے کی کیا ضرورت پیش آئی میں نے کہا کہ جی پاکستان میں چوروں کی اکثریت ہے یا سادھوں کی اکثریت

ہے کہنے لگے کہ چور تو بہت چھوٹی سی اقلیت ہے میں نے کہ چوری بند کرنے کیلئے قانون کا سہارا کیوں لیا جاتا ہے بس اس پر خاموش ہوگئے آگے کوئی بات نہیں کی

یہ بات بھی قادیانیوں نے پڑھائی ہے یا ممکن ہے کہ ذہنی توارد ہوگیا ہو یعنی قادیانی بھی وہی بات کہتے ہیں اور ہمارے اس بزرگ کے ذہن میں بھی وہی بات قدرتی طور پر آگئی ہو ذہنی مناسبت کیوجہ سے یہ بات یاد رکھو تبلیغ اور دعوت کا بھی ایک میدان ہے اور الحمداللہ علماء نے اپنا فرض ادا کرنے میں اللہ کا شکر ہے کبھی کوتاہی نہیں کی ہم بہت کمزور ہیں ہم اپنی تقصیرات کا اللہ کی بارگاہ میں اقرار کرتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں

قادیانیوں کو مکمل آزادی ہے مگر یہ آزادی وہاں تک ہے جہاں تک اسلام کی حد شروع نہیں ہوتی

لیکن الحمدللہ اس کے باوجود علماء حق نے کبھی بھی تبلیغ کے میدان میں کوتاہی نہیں کی لیکن تبلیغ کا ایک میدان ہوتا ہے اور ایک میدان قانون کا ہے جہاں تک تبلیغ کامیدان ہے وہ بھی اپنی جگہ ہونا چاہئے لیکن جہاں قانون کامیدان ہے وہ بھی اپنی جگہ ہونا چاہئے یہ مطلب نہیں ہے کہ سارے کام تبلیغ ہی سے چلا کریں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی آپ نے سنا ہوگا رای منکم منکر فلیغوبیلہ ومن یقطع فبلسانہ ومن لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان

جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے اسے چاہیئے کہ ہاتھ سے روک دے اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روک دے اس کی بھی طاقت نہ ہوتو دل سے تو برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور تر درجہ ہے تو دعوت اور تبلیغ ہوتی ہے زبان سے اس کا درجہ درمیان کا آیا اصل درجہ ہے ہاتھ سے روکنا اور علماء نے فرمایا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حکومت کا کام ہے اور اسی کو قانونی پابندی کہتے ہیں۔

تو منکرات اور برائیوں کا روکنا" چاہے زنا ہو" چاہے چوری ہو چاہے شراب نوشی ہو" یا مدعیان نبوت کا فتنہ ہو" یا منکرین حدیث کا فتنہ ہو یا دوسرے فتنے ہوں ان کو روکنا سب سے زیادہ سب سے اول نمبر پر حکومت کی ذمہ داری ہے اس لئے یہ کہنا کہ تبلیغ کے ذریعے سے ان کو روکو یہ بات بہت غلط ہے جو شیطان ابلیس نے اپنے ان چیلوں کو پڑھائی ہے ہاں تبلیغ ہم کرتے ہیں مناظرے بھی کرتے رہے علماء کاکام ہے بحث کرنا مناظرہ کرنا دلائل سے سمجھانا ہم دلائل سے سمجھانے کیلئے ہروقت تیارہیں ہر قادیانی کو سمجھانے کیلئے تیار ہیں جو بھی سمجھنا چاہے بشرطیکہ وہ سمجھنا چاہے لیکن جو سمجھنا نہ چاہیے ختم اللہ علی قلوبھم اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی ہے ظاہر بات ہے کہ مہرشدہ دلوں کے اندر ہم حق کو نہیں اتار سکتے ہدایت کو نہیں اتار سکتے انک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا آپ جس کو چاہیں اس کوہدایت نہیں دے سکتے اللہ جس کو چاہے ہدایت دے نبی کا کام بھی ہدایت کی بات پہنچادینا ہے ہدایت کی بات کادل میں اتار دینا نہیں ہے لوگ ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو سمجھاؤ یہ کیوں نہیں سمجھتے ہم کہتے ہیں ہم ان کے کانوں تک پہنچا سکتے ہیں ان کے دلوں میں اتارنا ہمارا کام نہیں ہے علماء کے مناظرے علماء کے مباحثے سے حکومت کی ذمہ داری ختم نہیں ہوجاتی حکومت پر لازم ہے کہ جس طرح ڈاکوؤں

اور چوروں کے خلاف وہ قانون بناتی ہے اسی طرح ان کذابوں کے خلاف قانون بنائے اور ان پر سزا جاری کرے۔

انسانی حقوق کے کمیشن سے صاف صاف باتیں

یہ بات ٹھیک ہے کہ غلط ہے (لوگوں نے کہا ٹھیک ہے بالکل ٹھیک ہے) اب میں چاہتا ہوں کہ اس موضوع کو ختم کروں البتہ آخر میں ایک بات ضرور کہنا چاہوں گا ہم لندن میں جنگ اخبار کے دفتر میں گئے وہاں کا اخبار نویس وہ کچھ ایسا تھا اس نے کہا کہ جی ہم نے تو یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم غیر جانبدار رہیں گے نہ قادیانیوں کی طرف داری ہم کریں نہ مسلمانوں کی طرف داری کریں بلکہ دونوں کی چیزیں شائع کریں دونوں کی خبریں شائع کریں دونوں کے اشتہار شائع کریں میں نے کہا کہ بھائی بڑی اچھی بات ہے بڑی سوہنی گل اے

قیامت کے دن ایک طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کی امت کا کیمپ ہوگا اور ایک طرف ملعون دجال خبیث مرتد مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی مرتد ذریت کا کیمپ ہوگا اور تم درمیان میں کھڑے ہو جانا اور کہنا کہ ہم غیر جانبدار رہنا چاہتے ہیں نہ اس طرف نہ اس طرف۔ کیوں بھائی تم میں سے جو غیر جانبدار رہنا چاہتا ہو وہ ہاتھ کھڑا کرے (کسی نے ہاتھ کھڑا نہیں کیا) اللہ اس غیر جانبداری سے بچائے اس کو اللہ نے فرمایا لاالی ھولاء ولا الی ھولاء نہ ادھر نہ ادھر ان کو اللہ تعالیٰ نے منافق فرمایا جب یہ بات طے ہوگئی تو اب سمجھو جو شخص بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے وہ پھر غیر جانبدار نہیں رہ سکتا اگر وہ غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے تو وہ پھر ادھر ہی چلا گیا ہماری طرف وہ نہیں آیا اور قیامت کے دن انہی کیساتھ اٹھے گا غیر جانبدار نہیں رہ سکتا جو شخص بھی لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے اس کو اس دائرے میں آنا پڑیگا کہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا دائرہ ہے اس کیمپ میں آنا پڑیگا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا کیمپ لگا ہوا ہے اسے مجلس تحفظ ختم نبوت کا رکن بننا پڑے گا ٹھیک ہے (لوگوں نے کہا بالکل ٹھیک ہے)

کیا چور کو چوری سے روکنے کیلئے قانون پاس کرنا جرم ہے

بھائی یہ نہ سمجھ لینا تمام مسلمان بھائی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائل ہیں اور اس کے رکن ہیں الحمد للہ" میں اپنے دوستوں سے کبھی کبھی کہا کرتا ہوں کہ تم جس ملک میں چلے جاؤ جس جگہ چلے جاؤ جس مسجد میں چلے جاؤ وہ تمہاری ختم نبوت کا مرکز ہے اور تمہارا دفتر ہے ہر مسلمان الحمد للہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا رکن ہے کیونکہ وہ ختم نبوت کا عقیدہ اور ایمان رکھتا ہے ٹھیک ہے بھائی (سب نے کہا ٹھیک ہے) یہ بات غلط تو نہیں ہے (سب نے کہا نہیں) لیکن اسی کے ساتھ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کام کرنے والے تھوڑے لوگ ہوتے ہیں کچھ لوگ جہاد کرنے والے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ پیچھے ان کو مدد پہنچانے والے ہوتے ہیں کچھ اخلاقی مدد کچھ مالی مدد کچھ دوسری مدد جس قسم کی بھی مدد ان کو پہنچائی جاسکتی ہے جو فوج مورچے پر لڑ رہی ہے دشمن کے مقابلے میں ہمارے مورچے پر لڑ رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی رسد ختم نہ ہونے دیں ان کا اسلحہ ختم نہ ہونے دیں

جو مدد بھی ہم پہنچا سکتے ہیں ہم ضرور پہنچائیں اگر وہ رسد کے بغیر رہ گئے اگر وہ اسلحہ کے بغیر رہ گئے اگر اخلاقی اور مالی مدد ان کو نہ پہنچی تو ظاہر بات ہے کہ وہ مورچوں کو سنبھال نہیں سکتے مجلس تحفظ ختم نبوت کے آپ سارے کے سارے رکن ہیں اسلیئے کہ آپ سب ختم نبوت کے قائل ہیں اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ آپ سب کے سب یہ کام تو نہیں کرسکتے لیکن جو لوگ قادیانیوں کا تعاقب کررہے ہیں اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کررہے ہیں ان کی امداد و تعاون کرنا یہ آپ کا اور میرا فرض ہے یا نہیں ؟ (لوگوں نے کہا ہے)

قادیانیوں کی اصل سزا وہی ہے جو شریعت میں ایک مرتد کی ہے

بس میں یہ کہنا چاہتا ہوں اب تک ہم قادیانیوں سے اپنے ملک میں تعاقب کرتے رہے اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مرزا قادیانی کو وہاں سے بھاگنے پر مجبور کردیا ہے اللہ نے اس کو بھگا دیا وہ لندن چلا گیا اب پوری دنیا میں قادیانیت کا مقابلہ کرنا ہے بزدل دشمن نے ہمیں للکارا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو للکارا ہے انہیں معلوم نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام غازی علم الدین شہیدؒ کی مثالیں پیش کردیا کرتے ہیں لندن میں ایک ختم نبوت کا مرکزی دفتر بنایا جائے گا اس کے لئے یہ وفد مالی تعاون حاصل کرنے کیلیئے یہاں آیا ہوا ہے آپ میں سے بہت سے حضرات ہیں جنہوں نے اس میں اپنی خدمات پیش کی ہیں میں ان سب کیلیئے دعا کرتا ہوں اللہ تعالی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالی قیامت کے دن اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان کو نصیب فرمائے اور جن دوستوں اور بزرگوں نے اسمیں ابھی تک حصہ نہیں لیا میں ان سے یہ گزارش ضرور کروں گا کہ وہ اس کو بھولیں نہیں یہ آپ کا فرض ہے

واخر دعوٰنا ان الحمدللہ رب العالمین

علماء کرام کے دلائل سے سمجھانے سے حکومت کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی حکومت پر لازم ہے کہ وہ جس طرح ڈاکوؤں اور چوروں کے خلاف وہ قانون بناتی ہے اسی طرح ان ایمان کے ڈاکوؤں کے خلاف قانون بنائے اور ان پر سزا جاری کرے

الحمد للہ یہ تقریر اسی دفتر لندن میں ضبط کی گئی جس کے لئے یہ چندہ کیا گیا ۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء کو یہ دفتر قائم ہوا جو آج پوری مغربی دنیا میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں بھرپور طور پر اپنا کردار ادا کررہا ہے۔

الحمدللہ علی ذالک

کلیجہ تھام لو پہلے 'سنو پھر داستاں میری!

پاکستان کی 50 سالہ تاریخ سیاسی بحرانوں سے پر ہے۔ مگر حالیہ عدلیہ حکومت تنازعہ سب بحرانوں سے شدید تر اور اعصاب شکن تھا۔ ذاتی لڑائی' اداروں کے ٹوٹنے تک چلی گئی۔ ایک چھوٹی سی بات کو چائے کی پیالی کا طوفان بنا کر پورے ملک کو داؤ پر لگا دیا گیا۔ 21 اگست 1997ء کو حکومت پاکستان نے ایک نوٹیفکیشن جاری کر کے سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد 12 مقرر کی۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے حکومت کے اس نوٹیفکیشن پر اعتراض کیا اور 17 ججوں کا مطالبہ کیا۔ حکومت نے اپنے معاشی حالات کی بنا پر ایسا کرنے سے انکار کیا۔ اس پر سجاد شاہ نے وزیر اعظم نواز شریف کے خلاف توہین عدالت کا نوٹس دے دیا۔ 16 ستمبر 1997ء کو حکومت نے سپریم کورٹ میں 17 ججوں کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کا اعلان کیا۔ لیکن سجاد علی شاہ نے وزیر اعظم کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ چلانے کا اعلان کر دیا کہ انہوں نے عدلیہ کے حکم کی پہلے تعمیل کیوں نہ کی اس مقدمہ کی سماعت کے دوران ملک کا بے پناہ نقصان ہوا' ہر شخص نفسیاتی مریض بن کر رہ گیا۔ لوگ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ کیا ملک میں صرف یہی ایک مسئلہ رہ گیا ہے جس پر دونوں طرف سے بے پناہ وسائل خرچ ہو رہے ہیں۔ کیا عدلیہ' حکومت اور پارلیمنٹ سمیت کسی کو بھی اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس کا بھی کبھی خیال آیا؟ کیا کسی نے ان کی عزت و ناموس اور عظمت کو اپنا عزت سے بڑھ کر سوچا ہے' یا سمجھا ہے۔ کیا کسی نے ان کی توہین پر اپنے کسی رد عمل کا اظہار کر کے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

● بہت عرصہ ہوا کراچی میں بیگم زاہدہ خلیق الزماں نے آزاد خیال عورتوں کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ "جس طرح ایک مرد کو چار عورتوں سے شادی کی اجازت ہے' اسی طرح ایک عورت کو بھی چار مرد رکھنے کی اجازت دی جائے۔" ● بے نظیر بھٹو نے قادیانیوں کی حمایت میں کوئٹہ میں بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ "مذہبی عقائد کی بناء پر کسی کو اقلیت قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

ایک اور موقع پر انہوں نے قرآن و سنت کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ "انسانوں کے ہاتھ کان کاٹنا مناسب نہیں سمجھتے۔" مزید برآں انہوں نے ایک اور موقع پر جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا کی زانیہ بیوی (جسے نیلسن منڈیلا نے اس کی ان حرکات کی بناء پر طلاق دے دی تھی) کو حضرت فاطمہؓ سے تشبیہ دی (نعوذ باللہ) ● سردار آصف احمد علی نے کہا تھا کہ "سود پر شرعی عدالت کا قرآن و سنت پر مبنی فیصلہ حکومت کو قبول نہیں۔" ● معروف قادیانی صنعت کار نصیر اے شیخ نے کہا تھا کہ "محمود غزنوی' بابر اور ابدالی ہمارے ہیرو نہیں بلکہ قاتل تھے' ہمیں رنجیت سنگھ کی حکومت پر فخر ہے۔" ● مشہور طوائف بشریٰ انصاری کے والد احمد بشیر نے کہا تھا کہ "رسول کریم ﷺ رقص دیکھا کرتے تھے۔" (نعوذ باللہ) ● قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں نے کراچی میں قادیانی جماعت کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے قادیانیت کو "زندہ اسلام" اور اسلام کو "مردہ اسلام" کہا تھا۔ ● پاکستان کے ایک اعلیٰ افسر مسعود کھدر پوش نے اسلام دشمن طاقتوں کے ایماء پر یہ تحریک چلائی کہ نماز پنجابی میں پڑھنی چاہیے اور انہوں نے اپنے چند دوستوں کے ہمراہ باغ جناح میں پنجابی میں نماز بھی پڑھی۔ ● مسعود کھدر پوش کی بیٹی شیریں مسعود ایڈووکیٹ نے روزنامہ پاکستان کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ "نماز اپنی مادری زبان میں پڑھائی جانی چاہیے۔ میں بھی نماز میں اردو کے کچھ الفاظ کہہ لیتی ہوں۔" ●

جی ایم سید نے کہا کہ "مذہب کی بنیاد پر قوم نہیں بن سکتی۔ سندھ کی زندگی کے لیے پاکستان کو برباد کرنا ضروری ہے۔ مسلمانوں کے 350 فرقے ہیں۔ خلیفہ' عیسائیوں کی پیروی میں بنائے گئے۔" ● کوثر نیازی نے کہا کہ "بے نظیر بھٹو حضرت مریم علیہ السلام کی طرح ہیں۔" ● لاہور ہائی کورٹ میں توہین رسالت ﷺ کے مشہور زمانہ رحمت مسیح سلامت مسیح کیس کی سماعت کے دوران حکومت کے وکیل خواجہ سلطان احمد نے عدالت کے روبرو کہا کہ "افسوس کی بات ہے کہ یہاں ان لوگوں (قادیانیوں) کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔" ● سپیکر پنجاب اسمبلی حنیف رامے نے کہا "موسیقی انبیاء کا شیوہ ہے۔" ● وزارت بہبود آبادی نے اپنے سالانہ کیلنڈر پر شائع کردہ قرآن پاک کی آیات میں تحریف کی۔ ● کریسنٹ ملز والوں نے کپڑے پر قرآنی آیات اور مقدس شخصیات کے نام لکھ کر لاکھوں میٹر کپڑا بازار میں فروخت کیا۔ ● بونیزا گارمنٹس نے اپنے ایک اشتہار میں ایک کارٹون بنا کر اس کی شرم گاہ پر لفظ "محمد" لکھا۔ (نعوذ باللہ) ● ڈاکٹر عبدالباسط ایڈووکیٹ نے اپنے رسالہ میں غازی علم الدین شہید کا مذاق اڑایا اور صائمہ ارشد کیس میں لاہور ہائی کورٹ میں دلائل دیتے ہوئے انہوں نے ہم جنس پرستی کو قانونی اور آئینی طور پر جائز قرار دیا۔ ● حال ہی میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہوئے کہا کہ اگر آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دی جانے والی آئینی ترمیم ختم نہ کی گئی تو پاکستان ٹوٹ جائے گا۔ ● ہنڈا کار کمپنی نے اپنے ایک اشتہار میں کلمہ طیبہ کے اوپر کار کی تصویر بنادی۔ ● چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ آرچ بشپ آف کنٹربری نے قانون توہین رسالت ﷺ کو ختم کرنے اور مسلمانوں کو عیسائی ہونے کی آزادی اور تحفظ دینے کا مطالبہ کیا۔ ● امریکی وزارت خارجہ اور اینمنسٹی انٹرنیشنل کی سالانہ رپورٹوں میں قانون توہین رسالت ﷺ اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ● عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ نے اسلام آباد کی ایک تقریب میں حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔ ● آج کل بازار میں ایسے جوتے فروخت ہو رہے ہیں جن پر نعوذ باللہ 'اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے۔ ● حال ہی میں سپریم کورٹ کے جسٹس ناصر اسلم زاہد کی سربراہی میں کام کرنے والے کمیشن برائے خواتین نے چند سفارشات مرتب کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو پیش کی ہیں جو سراسر غیر اسلامی' غیر شرعی اور غیر آئینی ہیں۔ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں بیوی کی مرضی کے بغیر ازدواجی تعلق کو حرام اور اس کی سزا عمر قید تک دینے' حدود آرڈیننس ختم کرنے' طلاق کا حق کورٹ کو منتقل کرنے' اسقاط حمل کو قانونی طور پر جائز قرار دینے اور وراثت میں مرد و عورت کے حصے برابر کرنے کی سفارش کی ہے۔ ● پیرودھائی (راولپنڈی) پولیس نے 29 اکتوبر 1997ء کو ایک ہوٹل پر چھاپہ مار کر رئیس خان' محفوظ اور شاہین بی بی نامی تین افراد کو بدکاری کے الزام میں برہنہ گرفتار کیا اور ان کے خلاف حدود آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کر لیا لیکن جب ان ملزموں کو ریمانڈ کے لیے جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا تو مجسٹریٹ موصوف نے پولیس کی اس کارروائی کو نجی معاملات میں مداخلت' انسانی حقوق کے منافی اور دستور پاکستان کی دفعہ 14 کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے مقدمہ ڈسچارج کر دیا اور ملزموں کو رہا کرنے کا حکم صادر کیا۔ ● انہی دنوں لاہور کے ایک بڑے ہوٹل میں ایک مرد کی ایک ہیجڑے کے ساتھ شادی بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں کروڑوں روپے خرچ کئے گئے۔ اس تقریب کی تفصیلات اخبارات میں شہہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئیں۔ اسلام میں مرد کے ساتھ ہیجڑے کی شادی کا تصور بھی نہیں اور یہ صریحاً" زنا کے زمرے میں آتا ہے۔ ● آج کل مختلف گرلز کالجز میں سالانہ کھیلوں کی تقریبات کی آڑ میں ایسے پروگرام ہو رہے ہیں جو فحاشی کے زمرے میں آتے ہیں اور ایسا ہی ایک پروگرام کالج آف ہوم اکنامکس لاہور میں منعقد ہوا جس سے ہم جنس پرستی کو تحریک ملتی ہے۔ ● گذشتہ دنوں کرسچن لبریشن فرنٹ کے زیر اہتمام ایک کانفرنس میں پروفیسر مہدی حسن اور حنیف رامے نے اپنی تقاریر میں کہا کہ قومی اسمبلی کی عمارت پر کلمہ لکھ کر اقلیتی حقوق پامال کئے گئے ہیں۔ پاکستان اس لئے نہیں بنایا گیا تھا کہ اس میں چودہ سو سال پرانا خلافت کا نظام رائج کیا جائے۔ رسول بخش پلیجو نے کہا کہ مذہب پر اعتبار رکھنا ضروری نہیں۔ کسی کو اقلیت کہنا توہین ہے۔ دو کوڑی کے انسان کو حق نہیں ہے کہ توہین رسالت کے ملزم کے لئے سزا تجویز کرے۔ (نعوذ باللہ) ● اس کے علاوہ سینیٹر اعتزاز احسن' جسٹس جاوید اقبال' سینیٹر خورشید محمود قصوری' گل مسیح' لوتھر مسیح' یوسف کذاب' مشتاق راج ایڈووکیٹ' قربان انجم (صحافی)' عبدالرشید بھٹی (ایم پی اے)' پیر احمد شاہ کھگہ (ایم پی اے) اور وفاقی وزیر عابدہ حسین نے کئی مواقع پر تقاریر کرتے ہوئے اسلام کی تعلیمات کا مذاق اڑایا اور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوئے۔

ان تمام ہرزہ سرائیوں اور خلاف اسلام سرگرمیوں پر کسی جج نے کسی بدبخت کو کوئی توہین عدالت کا نوٹس جاری نہیں کیا' کسی کی رگ حمیت نہ پھڑکی' کسی کو غیرت نہ آئی' کسی نے اپنے حلف سے وفا نہیں کی۔ آئین و قانون کی بالادستی کی بات کرنے والوں میں سے کسی کو شریعت کی بالادستی کا خیال نہ آیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ روزانہ کوئی نہ کوئی رکن اسمبلی اپنی معمولی سی توہین پر مشتعل ہو کر اسمبلی میں تحریک استحقاق پیش کر دیتا ہے۔ عدالتیں ایک معمولی افسر سے وزیراعظم تک توہین عدالت کے نوٹس جاری کر دیتی ہیں مگر ان بدبختوں کی مذکورہ ہرزہ سرائیوں اور گستاخیوں پر کوئی کارروائی نہیں کی جاتی اور نہ ہی کوئی حکومت اس کی ضرورت محسوس کرتی ہے بلکہ ان بدبختوں کو مراعات و انعامات کی چھتری فراہم کی جاتی ہے بلکہ وہ ان کے ذریعے اپنے بیرونی آقاؤں کو سگنل دیتے ہیں کہ ہم بھی روشن خیال' ترقی پسند' حقوق انسانی کے علمبردار اور بنیاد پرستی کے خلاف ہیں۔

جسٹس سجاد شاہ اور سابق صدر فاروق لغاری کے قادیانیوں کے ساتھ قریبی مراسم ہیں۔ ان دونوں نے اپنے دور میں اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے حلف کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بغیر کسی میرٹ کے ایک سازش کے تحت عدلیہ میں قادیانیوں کو بھرتی کیا اور جب اس سلسلہ میں احتجاج کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کے بھی حقوق ہوتے ہیں' جواباً" ان سے عرض کیا گیا کہ اقلیتوں کو پاکستان کے آئین میں دی گئی اپنی حیثیت کو بھی تسلیم کرنا چاہیے' قادیانی خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ ان کے مذہب کا حصہ ہے۔ جو شخص آئین میں دی گئی اپنی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتا' وہ آئین میں دیئے گئے اپنے حقوق بھی طلب نہیں کر سکتا' اس پر وہ دونوں مبہوت ہو گئے۔ اب بھی اگر یہ دونوں شخصیات موجود رہتیں تو اعلیٰ عدالتوں میں مزید قادیانی اور سیکولر لوگ آجاتے جس سے ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنا مشکل ہو جاتا۔ خفیہ ایجنسیوں کی رپورٹ کے مطابق وہ قادیانیوں کے خلاف سپریم کورٹ کے تاریخ ساز فیصلے کے خلاف اپنے ہمنوا ججوں کے ہمراہ قادیانیوں کی اپیل پر مسلمانوں کے خلاف فیصلہ دینے والے تھے اور جناب فاروق لغاری (جن کی بیگم پر الزام ہے کہ وہ قادیانی مذہب سے تعلق رکھتی ہیں) بھی سجاد شاہ کی اس ناپاک سازش میں شامل تھے جس کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے اپنے دور میں قادیانیوں کو سرکاری طور پر "احمدی مسلمان" ہونے کا سرکاری نوٹیفیکیشن اور سرٹیفکیٹ جاری کیا اور مسلمانوں کی طرف سے شدید احتجاج کے باوجود بھی اسے واپس نہ لیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کے دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیلتا ہے اور انہیں مسلمانوں پر فوقیت دیتا ہے۔ اس کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ ان دونوں کا ہوا۔ یہ لوگ اقتدار کے ایوانوں میں خود کو قیصر و کسریٰ کے نمائندے سمجھتے تھے' ان کا جلال اور دبدبہ کسی فرعون سے کم نہ تھا مگر آج " بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے "اور "پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں "کی زندہ تصویر بنے ہوئے ہیں۔ وہ جس ذلت و رسوائی سے سپریم کورٹ اور ایوان صدر سے نکال باہر پھینکے گئے ہیں' اس کی مثال پہلے کہیں نہیں ملتی۔ "حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھے" قادیانی نوازوں سے ایسا ہی سلوک ہونا چاہیے تھا اور وہ اسی کے مستحق تھے اور آئندہ بھی اس واقعہ سے عبرت نہ پکڑنے والوں کے ساتھ قدرت اس سے بھی زیادہ بدترین اور بھیانک سلوک کرے گی۔ فاعتبروا یااولی الابصار

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو!

ضروری اعلان

ملک عزیز کے حالیہ بحران میں قادیانیوں نے کیا رول پلے کیا۔ آئندہ شمارہ انہیں تفصیلات پر مبنی ہوگا۔

(ادارہ)

ادارہ کا

قادیانی شبہات کے جوابات

سوال نمبر ۳۰: اسی یک ورقی پر قادیانیوں نے ذیل کی علامات لکھ کر ذیل کا نتیجہ نکالا ہے۔

☆ اسلام نام کا باقی رہ جائے گا۔ قرآن صرف رسماً ہوگا۔ مساجد بکثرت ہوں گی۔ مگر ہدایت سے خالی۔ علماء روئے زمین پر بدترین مخلوق ہوں گے (مشکوٰۃ) دین کا علم اٹھ جائے گا۔ شراب کا عام استعمال ہوگا۔ زنا کی کثرت۔ مردوں کی کمی عورتوں کی زیادتی ہوگی (بخاری)

☆ میری امت پہلے لوگوں یعنی یہود و نصاری کے قدم بقدم چلے گی۔ (بخاری)

☆ نیک عمل گھٹ جائیں گے۔ بخیلی دلوں میں سما جائے گی۔ فتنے فساد پھوٹیں گے۔ قتل اور خون ریزی بہت ہوگی۔ (بخاری)

☆ امانتیں غنیمت سمجھی جائیں گی۔ زکوۃ چٹی ہوگی۔ مرد بیویوں کے ماتحت ہوں گے۔ ماں کے خلاف۔ دوست کے نزدیک اور باپ سے دور۔ قوم کے سردار فاسق ہوں گے اور رئیس کمینے ہوں گے۔ گانے بجانے زیادہ ہوں گے (مشکوٰۃ)

☆ پہاڑ اڑائے جائیں گے۔ دریاؤں سے نہریں نکالی جائیں گی۔ اونٹ اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گے۔ چڑیا گھر قائم ہوں گے۔ کتب و اخبارات بکثرت شائع ہوں گے۔ دور دور کے لوگ جمع ہوں گے (القرآن)

☆ دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور ہوگا۔ یعنی عیسائیت کا مذہبی اور سیاسی فتنہ غلبہ پائے گا۔

☆ دجال کا گدھا نئی سواری ظاہر ہوگی۔ جس کا مدار آگ اور پانی پر ہوگا۔ (مجمع البحار۔ طبرانی)

☆ بنی اسرائیل کے ۷۲ فرقے ہوئے۔ میری امت کے ۷۳ فرقے ہوں گے۔ (مشکوٰۃ)

☆ صلیبی مذہب عیسائیت کا غلبہ ہوگا۔ (بخاری۔ ترمذی)

☆ مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہوگا۔ جزیہ اٹھالیا جائے گا۔ (بخاری)

☆ طاعون کی مرض پھیلے گی۔ ظلم فخر سے کیا جائے گا۔ امیر فاجر ہوں گے۔ وزیر خیانت کریں گے۔ اراکین ظالم ہوں گے۔ (کنزل العمال)

☆ عورتیں باوجود لباس کے ننگی ہوں گی۔ عورتیں منبروں پر چڑھ کر لیکچر دیں گی (کنزل العمال)

☆ عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کے ہم شکل ہوں گے۔

یہ چند اہم نشانات ہیں جو ظہور پذیر ہو چکے ہیں اور بنی نوع انسان کو دعوت دیتے ہیں کہ مدعی مہدویت ظاہر ہو چکا ہے اور اس کی صداقت کے ثبوت کے لئے شواہد بھی ظاہر ہو چکے ہیں۔

جواب نمبرا: قادیانیت اور دیانت میں تضاد ہے۔ جس طرح رات دن جمع نہیں ہوسکتے اس طرح قادیانیت اور دیانت بھی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی۔ قادیان کے قحبہ خانہ میں ہر شخص باون گز کا ہے۔ جتنا بڑا قادیانی ہوگا اتنا بڑا بددیانت ہوگا۔ بھلا ان شریفوں سے کوئی پوچھے کہ یہ حضرت مہدی کی علامات ہیں یا قیامت کی۔ اگر ان علامتوں سے ظاہر ہوا کہ مہدی آگئے تو کیا ان علامتوں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قیامت قائم ہوگئی۔

ماھو جوابکم فھو جوابنا

جواب نمبر۲: قارئین محترم! رحمت عالم مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی دو قسم کی علامتیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک وہ جو قیامت سے بہت پہلے ظاہر ہوں گی۔ جنہیں علامات صغریٰ کہا جاتا ہے۔ اور دوسری وہ جو قیامت کے بہت قریب ظاہر ہونگی جنہیں علامات کبریٰ کہا جاتا ہے۔ جو علامتیں اوپر ذکر کی گئی ہیں ان میں بھی قادیانیوں نے دجل آمیزی کی ہے۔ دجل نہ بھی ہوتا تو بھی یہ تمام کی تمام علامات صغریٰ ہیں جو قیامت سے بہت پہلے ظاہر ہونا تھیں۔ اکثر ظاہر ہوچکی ہیں ابھی بہت کچھ باقی ہیں جو یقیناً ظاہر ہوں گی۔ انکے بعد علامات کبریٰ ظہور میں آئیں گی۔ جیسے ظہور مہدی، نزول عیسیٰ علیہ السلام، خروج دجال، خروج دابۃ الارض، خسف، کسف اور آخری علامات طلوع الشمس من مغربھا (سورج کا بجائے مشرق کے مغرب سے نکلنا) اور باب توبہ کا بند ہونا اور پھر قیامت کا قیام۔ یہ علامات کبریٰ احادیث سے محدثین نے قریباً دس بیان کی ہیں۔ غرض ان علامات صغریٰ و کبریٰ کو خلط کرنا قادیانی دجل کا شاہکار ہے۔ علامات صغریٰ میں سے بعض کو لیکر دلیل قائم کرنا کہ علامات کبریٰ (ظہور مہدی) ظاہر ہوگئی ہیں، پس وہ مرزا ہے، اس کو کہتے ہیں۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ پھر قادیانی اپنی عقل کو دہائی دیں کہ اگر ان علامات سے ثابت ہوا کہ مہدی آگئے تو احادیث کے مطابق انکے بعد مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع شمس ہوگا اور قیامت قائم ہوجائے گی۔ تمہارے مزعومہ مہدی (مرزا) کو آنجہانی ہوئے ایک صدی بیت گئی پھر قیامت کیوں قائم نہ ہوئی معلوم ہوا کہ ان علامات سے ظہور مہدی کی دلیل قائم کرنا دجل و کذب ہے علامات صغریٰ علیحدہ امر ہے علامات کبریٰ علیحدہ امر ہے مہدی کا آنا اور قیامت کا نہ آنا یہ مرزائیوں کے کذب پر دلیل صریح ہے جو ان پہ استدلال کو جڑ سے اکھیڑ رہی ہے۔ البتہ اہل اسلام کے لیے وجہ اطمینان ہے کہ ہمارے نبی علیہ السلام کی احادیث و فرامین کے مطابق ان علامتوں اور ان جیسی دوسری سینکڑوں دوسری علامتوں کے ظہور کے بعد علامات کبریٰ کا ظہور ہوگا اور پھر قیامت قائم ہوگی ان علامات صغریٰ کے بعد جب حضرت مہدی و حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو تمام برائیاں دور ہوجائیں گی دنیا ایک دفعہ پھر منہاج نبوت پر مبنی معاشرہ کا نظارہ کرے گی اگر قادیانیوں کے بقول مہدی آگیا تو کیا دنیا نے منہاج نبوت پر مبنی معاشرہ دیکھ لیا منہاج نبوت پر مبنی معاشرہ تو درکنار دنیا بھر کا معاشرہ تو بجائے خود مرزائی مرزا کے گھر کی خبر لیں۔ مرزا نے اپنی جماعت کے مریدوں کے متعلق کیا خوب منظر کشی کی ہے ملاحظہ ہو۔

مرزا قادیانی نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء کے جلسہ کے ملتوی ہونے کا اشتہار دیا جو ان کی کتاب شہادت القرآن کے آخر پر ملحق طبع ہوا۔ شہادت القرآن ص ۹۹۔۱۰۰ روحانی خزائن ص ۳۹۵۔۳۹۶ جلد ۶ پر مرزا نے اپنی جماعت

کے متعلق (جو مرزا کے نام نہاد صحابی تھے) تحریر کیا۔

اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کرسکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بناء پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گرا دیتا ہے پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ابن بنی آدم سے اچھا ہے پھر میں کس خوشی کی امید سے لوگوں کو جلسہ کے لئے اکھٹے کروں یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں ابھی تک میں جانتا ہوں کہ میں اکیلا ہوں بجز ایک مختصر گروہ رفیقوں کے جو دو سو سے کسی قدر زیادہ ہیں۔

قادیانی صاحبان!

لیجئے آپ کے مہدی نے اپنی جماعت کے دو سو افراد کے علاوہ باقی سب قادیانیوں کو جو آپ کے مہدی (مرزا) کے ہاتھ پر بیعت بھی کر چکے تھے ان کو درندوں سے بدتر قرار دے دیا۔ درندوں سے بدتر کی زد میں یہ قادیانی ہوئے۔ درندے۔ خنزیر۔ بھیڑیئے اور یہ ان سے بھی بدتر کمال ہوگئی جناب! یہ مہدی ہے اور یہ اسکا عدل و انصاف سے زمین کو بھرنے کا کارنامہ ہے۔ سوچئے اور بار بار سوچئے اس کو کہتے ہیں کہ جادو سر پر چڑھ کر بولے مرزا صاحب اپنی جماعت قادیانیوں کے متعلق اور خوب بولے۔

ایک اشکال اور اس کا جواب ممکن ہے کہ کوئی قادیانی کہہ دے کہ یہ تو مرزا کے زمانہ کی بات تھی۔ بعد میں قادیانی اچھے ہوگئے۔ تو لیجئے یہ حوالہ بھی پڑھ لیں۔ مرزا قادیانی نے ایک پیشگوئی کو اپنے پر منطبق کرتے ہوئے تحریر کیا۔ ’’اس کے مرنے کے بعد نوع انسانی میں علت سقم سرایت کر جائے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائے گی اور وہ حلال کو

حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔ تریاق القلوب مصنفہ مرزا ص ۳۵۵ روحانی خزائن ص ۴۸۳ ج ۱۵

لیجئے صاحب بقول مرزا کے اس زمانہ کے قادیانی درندوں سے بدتر اور اس کے (مرزا کے) مرنے کے بعد پیدا ہونے والے قادیانی وحشیوں سے مشابہ ہیں۔ جن میں حلال و حرام کی کوئی تمیز نہ ہوگی۔

جواب نمبر۳: اس یک ورقی میں دیگر علامتوں کے علاوہ ایک یہ بھی لکھی ہے کہ عورتیں باوجود لباس کے ننگی ہوں گی۔ اس پر ذیل کا حوالہ ملاحظہ ہو۔

"وہ بھی کپڑے ہیں جو یورپ کی عورتیں پہنتی ہیں' جن کا نام اگرچہ کپڑا ہوتا ہے مگر جسم کا ہر حصہ اس میں سے ننگا نظر آتا ہے۔ جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال آیا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں۔ مگر قیام انگلستان کے دوران میں مجھے اس کا موقعہ نہ ملا واپسی پر جب ہم فرانس آگئے تو میں نے چوہدری ظفراللہ خان صاحب سے، جو میرے ساتھ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آسکے۔ وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اوپیرا سینما کو کہتے ہیں چوہدری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے جسے دیکھ کر آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے۔ میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لئے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں۔ میں نے چوہدری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں انہوں نے بتایا یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے وہ ننگی معلوم ہوتی تھیں تو یہ بھی ایک لباس ہے۔ اس طرح ان لوگوں کے شام کی دعوتوں کے لباس گاؤن ہوتے ہیں۔ نام تو اس کا بھی لباس ہے مگر اس میں سے جسم کا ہر حصہ بالکل ننگا نظر آتا ہے۔ اخبار الفضل قادیان ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء۔

مہدی کے آنے سے قبل ایسے لباس ہوں گے یا مہدی کے آنجہانی ہونے کے بعد اس کے خلیفہ ان عریاں لباسوں کو دیکھیں گے؟ اس کا جواب قادیانیوں کے ذمہ ہے۔

سوال نمبر۲۷: یک ورقی میں ہے کہ مہدی کے زمانہ میں ایک دم دار ستارہ نکلے گا اور یہ کہ وہ ۱۸۸۸ میں نکلا۔

جواب: اس دم دار ستارہ کا حضرت مہدی سے کیا تعلق؟ اس کا حوالہ قادیانی پی گئے ورنہ اس کی حقیقت مرزا کی خود ساختہ مہدویت کے پرخچے اڑا دیتی۔ لیجئے اگر دم دار ستارے ہی مہدی کی علامت ہیں تو مرزا مر کر صدی ہوئی آنجہانی جہنم مکانی ہوگیا۔ مگر دم دار ستارے ابھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ ابھی حال میں دو ماہ ہوئے ایک دم دار ستارہ مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرکے غروب آفتاب کے بعد ظاہر ہوتا رہا ہے۔ بہت سے لوگوں نے دیکھا خود فقیر (اللہ وسایا) نے بھی دیکھا ہے۔ اب فرمائیے کہ اس دم دار ستارے کا مہدی کون ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

جماعتی سرگرمیاں

مناظر اسلام حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی کا دورہ اسلام آباد

رپورٹ:۔ محمد اسماعیل اعوان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما' مناظر اسلام' استاذ العلماء حضرت مولانا خدا بخش شجاعبادی تبلیغی **دورہ پر اسلام آباد تشریف لائے تو** اسلام آباد کے مبلغ محمد اورنگ زیب اعوان' نفیس الدین آزاد' اور غلام محمد خان نیازی نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

سپاہ صحابہؓ اسلام آباد کے صدر مولانا غلام محمود جو کہ عرصہ چار برس سے علیل ہیں ان کی عیادت کے لئے بعد ازاں مولانا تشریف لے گئے' مغرب کی نماز شیخ الحدیث مولانا برکت اللہ دامت برکاتہم کی مسجد میں ادا کی ان سے ملاقات کرکے انہیں جماعتی سرگرمیوں سے مطلع کیا اور کارکنان ختم نبوت کی کامیابی کے لئے ان سے دعاؤں کی درخواست کی۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے انتہائی شفقت کا مظاہرہ فرماتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعا فرمائی۔

۳ رجب بروز منگل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی اسلام آباد تشریف لائے دونوں اکابرین نے جماعتی امور پر مشاورت فرمائی بعد ازاں سپریم کورٹ میں زیر سماعت یوسف کذاب کیس کی پیروی کے لئے سپریم کورٹ تشریف لے گئے وہاں اسلام آباد کے معروف دینی ادارہ جامعہ محمدیہ کے اساتذہ کرام و طلباء نے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا خدا بخش شجاعبادی اور وکیل ختم نبوت جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ کا پر جوش خیر مقدم کیا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر اور تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے سپریم کورٹ کے در و دیوار گونج اٹھے۔

سپریم کورٹ سے واپسی پر قائدین ختم نبوت نے یادگار اسلاف مجاہد اسلام' رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین حضرت مولانا محمد عبد اللہ مدظلہ سے ملاقات کی اور یوسف کذاب کیس کی تفصیلات سے انہیں آگاہ کیا۔

۴۔ رجب بروز بدھ کو مولانا خدا بخش شجاعبادی نے مسجد دارالسلام کے خطیب حضرت مولانا محمد شریف ہزاروی' جامعہ محمدیہ کے ناظم حضرت مولانا خلیل الرحمٰن' جامعتہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ کے استاد حضرت مولانا قاضی شبیر احمد کاشمیری سے ملاقاتیں کیں' مدارس کے طلباء کرام کو سالانہ رد قادیانیت کورس منعقدہ صدیق آباد میں شرکت کی دعوت دی۔

۵۔ رجب بروز جمعرات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی خازن حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اسلام آباد تشریف لائے۔ وکیل ختم نبوت جناب محمد اسماعیل قریشی سے ایم این اے ہاسٹل میں ملاقات کی اور قادیانیوں سے متعلق سپریم کورٹ میں زیر سماعت مقدمات کے بارے میں ان سے خصوصی مشاورت کی۔ بعد ازاں حضرت مولانا خدا بخش شجاعبادی کی ہمراہی میں ختم نبوت کانفرنس اٹک میں

شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

۶۔ رجب بروز جمعۃ المبارک حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی کے جامع مسجد دار الاسلام جبکہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے مرکزی جامع مسجد (لال مسجد) میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ قائدین ختم نبوت نے اپنے خطبات میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و افادیت اور اس کے تحفظ کے لئے امت کی چودہ سو سالہ جدو جہد اور قربانیوں کی تاریخ بیان فرمائی اور اسی تناظر میں موجودہ گورنمنٹ کی قادیانیت نواز پالیسیوں کی پرزور مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ یو بی ایل کے چیئرمین بدنام زمانہ قادیانی کنور ادریس کو فی الفور برطرف کیا جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کراتے ہوئے ملک عزیز پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

بعد ازاں سانحہ کراچی کے خلاف منعقدہ احتجاجی مظاہرے کی قیادت کرتے ہوئے قائدین ختم نبوت آپارہ چوک تک گئے احتجاجی مظاہرہ سے مولانا محمد عبد اللہ' مولانا محمد نذیر فاروقی' مولانا میاں محمد نقشبندی' مولانا عبد الکریم' مولانا شبیر احمد کاشمیری نے خطاب کیا۔ جبکہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

جب بھی میاں نواز شریف برسراقتدار آتا ہے علماء حق کے مقدس خون سے اپنے ہاتھ رنگتا ہے۔ مولانا حق نواز' مولانا ایثار القاسمی' مولانا احسان الٰہی ظہیر' مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی' مولانا سید صادق شاہ اور ان کے رفقاء کرام' مولانا انیس الرحمٰن درخواستی' اور اب مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار' مولانا مفتی عبد السمیع یہ سب علماء کرام نواز شریف کے دور اقتدار میں دہشت گردی کی بھینٹ چڑھے۔

اسی روز بعد نماز عشاء گوجر خان میں تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس یادگار اسلاف مجاہد اسلام حضرت مولانا عبد المتین دامت برکاتہم کی سرپرستی میں انعقاد پذیر ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا خدا بخش شجاعبادی' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی' حضرت مولانا محمد امین ربانی' حضرت مولانا اللہ وسایا قاسم' حضرت مولانا عصمت اللہ معاویہ نے خطاب کیا۔

۷۔ رجب بروز ہفتہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی ہری پور تشریف لے گئے جہاں مدرسہ احمد المدارس سکندر پور' کے مہتمم مولانا قاری عبد المالک عباسی' مولانا قاری محمد بشیر' حکیم عبد الرشید انور' صابر غفور علوی' حافظ عبد القیوم' فضل الرحمان عارف' قاری عمر رحمان سعد' حافظ محمد نثار اعوان سے ملاقات کی۔ جماعتی امور پر مشاورت فرمائی اور قیمتی مشوروں سے رفقاء کو نوازنے کے بعد کورس کی کامیابی اور زیادہ سے زیادہ احباب کو شریک کورس کرنے کی تیاری پر زور دیا۔ رات کا قیام حافظ محمد مبشر کی رہائش گاہ پر کیا۔

۸۔ رجب بروز اتوار حسن ابدال میں جماعتی رفقاء سے ملاقاتیں کیں بعد ازاں دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے وہاں اساتذہ کرام و طلباء سے مل کر انہیں سالانہ رد قادیانیت کورس کی دعوت دی۔

۹۔ رجب بروز سوموار پشاور میں مجاہد اسلام مولانا قاری نور الحق نور' یادگار اسلاف مولانا محمد ایوب جان' مجاہد ختم نبوت مولانا امام شاہ (سابق مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ملاقاتیں کیں جماعتی امور پر تبادلہ خیال کیا ملک میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے ان اکابرین کو آگاہ کیا اور سالانہ رد قادیانیت کورس کے سلسلہ

میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کرام کو شریک کورس کرنے کے لئے بھرپور تیاری پر زور دیا۔
شام کو حضرت مولانا خدا بخش شجاعبادی اور محمد اورنگ زیب اعوان مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واپس اسلام آباد پہنچے۔
۱۰- رجب بروز منگل مولانا خدا بخش صاحب محمد اورنگ زیب اعوان کی ہمراہی میں راولپنڈی تشریف لے گئے۔ جامعہ فرقانیہ' جامعہ سراجیہ نظامیہ' دار العلوم تعلیم القرآن اور جامعہ اسلامیہ کے اساتذہ و طلباء سے ملاقاتیں کیں اور انہیں سالانہ ردقادیانیت کورس میں شریک ہونے کی دعوت دی۔
بعد ازاں شام کو مولانا خدا بخش شجاع آبادی اپنا ۸ روزہ دورہ مکمل کر کے سرگودھا تشریف لے گئے۔ ریلوے اسٹیشن پر مولانا محمد اورنگ زیب اعوان' صابر غفور علوی' نور احمد ملک اور قاری مقبول حسین نے انہیں الوداع کیا

ختم نبوت کانفرنس گوجر خان

نمائندہ خصوصی ماہنامہ لولاک

شہیدوں کی سرزمین گوجر خان ضلع راولپنڈی کی مرکزی جامع مسجد خلفاء راشدینؓ میں تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۷ نومبر کو یادگار اسلاف مجاہد اسلام ولی کامل حضرت مولانا عبد المتین دامت برکاتہم کی سرپرستی میں انعقاد پذیر ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجر خان کے رفقاء کرام خصوصاً "قاری محمد عبد اللہ قاری فضل کریم' عزیز الرحمان' ذوالفقار احمد اور خالد مبین نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات محنت کی۔ گوجر خان کے چوکوں چوراہوں پر ختم نبوت کانفرنس کے بینرز آویزاں کیئے گئے تھے۔ 7 نومبر بروز جمعۃ المبارک کو نماز عشاء کی اذان ہوتے ہی گوجر خان کے عوام محبان مصطفیٰ عاشقان احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد خلفاء راشدینؓ کا رخ کیا دیکھتے ہی دیکھتے مسجد شمع ختم نبوت کے پروانوں سے کھچ کھچ بھر گئی اور گوجر خان کی اس وسیع و عریض مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ شمع رسالتؐ کے پروانوں نے عشاء کی نماز مولانا عبد المتین دامت برکاتہم کی امامت میں ادا کی تکمیل نماز کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ جناب محمد اورنگ زیب اعوان مائیک پر آئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ آج گوجر خان کی سرزمین پر تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس انعقاد پذیر ہو رہی ہے کانفرنس کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مؤرخ اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مجاہد ختم نبوت خطیب ربوہ حضرت مولانا خدا بخش شجاعبادی تشریف لا چکے ہیں۔ کانفرنس کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز کتاب انقلاب (قرآن مجید) کے پیغام انقلاب سے کرنے کے لئے انہوں نے قاری محمد ہارون کو دعوت دی۔ قاری محمد ہارون نے انتہائی مسحور کن اور وجد آفریں انداز میں قرآن مجید کی تلاوت کر کے سامعین کے قلوب و اذہان کو نور قرآن سے منور کیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خالد مبین چوہدری نے دربار رسالتؐ میں ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سلسلہ تقاریر کا آغاز امام المجاہدین حضرت مولانا محمد امین ربانی امیر مرکزیہ حرکتہ الانصار کے خطاب سے ہوا انہوں نے اپنے خطاب میں عظمت جہاد اور مرزا قادیانی کے عنوان پر خطاب

کرتے ہوئے فرمایا کہ انگریز نے مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا اس بدبخت سے نبوت کا دعویٰ کرایا اور اس ملعون نے سب سے پہلے حرمت جہاد اور اطاعت انگریز کا فتویٰ دیا۔ مگر انگریز کے خود کاشتہ پودے کی ساری کوششیں رائیگاں ثابت ہوئیں اور وہ تمام تر کاوشوں کے باوجود مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالنے میں ناکام رہا جہاد مسلمان کی پہچان ہے اور یہ جہاد ہی کہ برکت ہے کہ آج دنیاء کفر مجاہدین کے نام سے لرزتی ہے۔

مولانا محمد امین ربانی کے جہاد آفریں خطاب کے بعد سٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ سامعین گرامی ۷۴ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا گیا تو اس وقت امت مسلمہ کی نمائندگی کرتے ہوئے جس عظیم مجاہد نے ربوہ کی سرزمین پہ کلمہ حق بلند کیا' مسلسل پندرہ برس اس دارالکفر ربوہ میں رہ کر دنیاء کفر کو للکارا اور جس عظیم مرد مجاہد کے ہاتھ پر درجنوں قادیانیوں نے اسلام قبول کیا آج ملت اسلامیہ کے وہ مایہ ناز فرزند ہمارے درمیان موجود ہیں میں دعوت خطاب دیتا ہوں مجاہد اسلام خطیب ربوہ حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی کو کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے خطاب سے اہلیان گوجر خان کو مستفید فرمائیں۔ شرکاء کانفرنس نے پر جوش نعروں سے ان کا استقبال کیا اور گوجر خان کے در و دیوار نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھے۔

مولانا خدا بخش شجاعبادی نے خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ انتہائی خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہونے کی سعادت نصیب فرمائی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و ناموس کے تحفظ کے ناطے موسم سرما کی اس ٹھٹھرتی رات میں آپ کا اکٹھا ہونا اور مل بیٹھنا انشاء اللہ آپ کی نجات کا باعث بنے گا انہوں نے تفصیل کے ساتھ قادیانی فتنہ کے عقائد اور اس کے مضرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین متین سے مکمل بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض بنتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و عقیدت کا عملی اظہار کرتے ہوئے ہم فتنہ قادیانیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ جب ہم فتنہ قادیانیت کے خلاف متحدہ جدوجہد میں شریک ہوں گے تو رحمت خداوندی ہماری دستگیری فرمائے گی۔ مولانا خدا بخش شجاعبادی کی اپیل پر اہلیان گوجر خان نے ہاتھ بلند کرکے عہد کیا کہ اب انشاء اللہ سرزمین گوجر خان قادیانیت کے لئے تنگ کردی جائے گی اور قادیانیوں کو مزید پنپنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔

ان کے قادیانیت شکن خطاب کے بعد مجاہدین کی بین الاقوامی تنظیم حرکتہ الانصار کے مرکزی ناظم دعوت و ارشاد حضرت مولانا اللہ وسایا قاسم سٹیج پر تشریف لائے اور اپنے مخصوص انداز میں فضائل جہاد اور فتنہ قادیانیت کے موضوع پر خطاب فرمایا انہوں نے کہا کہ جب بھی ضرورت پڑی حرکتہ الانصار کے مجاہدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہراول دستے کی حیثیت سے میدان جہاد میں نکلیں گے اور فتنہ قادیانیت کو ناکوں چنے چبوا کے دم لیں گے۔ ان کے بعد کانفرنس کے روح رواں مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مؤرخ اسلام مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مسجد کے ہال میں داخل ہوئے تو اہلیان گوجر خان نے انتہائی محبت و

عقیدت کے ساتھ کھڑے ہو کر پر جوش نعروں سے اپنے محبوب قائد کا استقبال کیا اور ایک دفعہ پھر گوجر خان کے در و دیوار نعرہ تکبیر اللہ اکبر تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد اور مرزائیت مردہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے دو گھنٹے کے معلومات افزا اور وجد آفرین خطاب میں فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے اور امت نے کبھی بھی اس عقیدہ کے تحفظ کے ضمن میں تساہل کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ جب بھی جہاں کہیں بھی کسی جھوٹے مدعی نبوت نے سر اٹھایا غیور مسلمانوں کی تلواریں اس کی طرف لپکیں اور اسے جہنم واصل کردیا۔ امت مسلمہ کی یہ چودہ سو سالہ قابل فخر تاریخ ہے کہ اس نے نہ تو کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت کیا اور نہ ہی اس کے پیروکاروں کو پنپنے کا موقع دیا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں یمامہ کے میدان میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی سربراہی و قیادت میں حضرات صحابہ کرام نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے حواریوں کو واصل جہنم کرکے بتلا دیا کہ جھوٹے مدعیان نبوت کا ایک ہی علاج ہے کہ ان کا سر قلم کردیا جائے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے فرمایا کہ حضور سرور کائناتؐ کے دعویٰ نبوت سے لے کر وصال تک حضرات صحابہ کرامؓ نے پورے دین کے تحفظ بقا اور سلامتی کے لئے ۲۳ سالہ دور نبوت میں جتنی بھی جنگیں لڑی ہیں ان تمام جنگوں میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد صرف ۲۵۹ ہے لیکن ایک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اور جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں جو جنگ لڑی گئی اس میں ساڑھے بارہ سو صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جن میں سے ۷۰۰ قرآن مجید کے حافظ اور قاری تھے اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے پورے دین کے تحفظ بقاء اور سلامتی کے لئے اتنی جانوں کے نذرانے پیش نہیں کیے جتنا کہ ایک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیئے ہیں۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے فرمایا کہ جلیل القدر صحابی حضرت حبیب ابن زیدؓ نے مسیلمہ کذاب کے دربار میں اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرادیئے اپنے بازو اور ٹانگیں کٹوادیں لیکن یہ سننے کے لئے اپنے کانوں تک کو آمادہ نہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی اور نبی ہو سکتا ہے۔ معروف تابعی حضرت ابو مسلم خولانیؒ نے اپنے آپ کو زندہ آگ کے اندر ڈالے جانے کو تو قبول کرلیا مگر اسود عنسی کی نبوت کو قبول نہ کیا۔ آج وقت کی پکار ہے کہ ہم بھی صحابہ کرامؓ اور اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فتنہ قادیانیت کے آگے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں اور دنیائے کفر کو بتلادیں کہ مسلمان ہر ایک کو برداشت کر سکتا ہے مگر حضور سرور کائناتؐ کے دشمنوں کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے تفصیلی اور معلوماتی خطاب کے بعد صدر اجلاس حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزارویؒ نے دعا فرمائی اور ان کی رقت آمیز دعا پر تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس بخیر خوبی اپنے اختتام کو پہنچی۔

عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس سیال موڑ سرگودھا

نصر اللہ طیب

۴ نومبر ۱۹۹۷ء سیال موڑ کے بالکل متصل ایک کالونی راجہ ڈاہر کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں ایک جامع مسجد میں خطیب و مدرس قادیانی سنی بن کر کچھ عرصہ سے متعین تھا۔ اور مسلمانوں میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا رہا۔ مگر اسکی ایک تحریر جو کہ مسلمانوں کے خلاف تھی اور مرزا قادیانی دجال کے حق میں تھی۔ پکڑی گئی۔ اس تحریر اور اس واقعہ کا جب علم مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کو ہوا تو ناظم مجلس ربوہ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے قریبی علاقہ کے ایک معروف عالم دین مولانا عبدالواحد مخدوم سے رابطہ کیا۔ انکی اور دیگر اراکین کی متفقہ رائے سے ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کرویا گیا۔ علاقہ راجہ ڈاہر کالونی کے مقامی لوگوں کو کہا گیا کہ اس قادیانی مربی ماسٹر محمد یعقوب مرتد کو آپ اس ختم نبوۃ کانفرنس میں پابند کریں کہ یا تو یہ (قادیانی) مسلمانوں کے جلسہ عام اور مجمع عام میں مرزا قادیانی پر اعلانیہ لعنت کرے اور اپنے آپ کو سنی مسلمان (ثابت کرے) ورنہ یہ خود یا قادیانیوں کے مرکز ربوہ سے قادیانی مربیان کو مناظرہ کرنے کیلئے لائے۔ اور مناظرہ کرے۔ اور اپنے علاقہ کے مسلمانوں کے شک و شکوک کو دور کرے۔ نیز قادیانی مربیان مرزا قادیانی دجال کو سچا اور شریف دیانت دار انسان ثابت کر دیں۔ تو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ مگر علاقہ کے مقامی لوگوں کو مطمئن نہ کرسکا۔ اور وہ ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر کہیں بھاگ گیا۔ حالانکہ وہ ۷/۶ سال سے (قادیانی) سنی بن کر مسلمانوں کی مسجد میں بطور خطیب و مدرس رہا ہے۔

راجہ ڈاہر نزد سیال موڑ میں یہ پہلی ختم نبوۃ کانفرنس تھی۔ اس ختم نبوۃ کانفرنس میں بہت سے علماء کرام نے خطاب کیا۔ چند ایک کے نام یہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا' حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب خطیب ربوہ' حضرت مولانا قاری محمد عبدالواحد مخدوم (خطیب ڈاور نزد ربوہ)' حضرت مولانا محمد مغیرہ صاحب (خطیب مسجد احرار ربوہ) مجاہد اسلام مولانا عبدالرحمٰن صاحب (صدر سپاہ صحابہ سرگودھا) مولانا منشاء الحق صاحب (خطیب تخت ہزارہ) مولانا احمد یار چاریاری لالیاں' مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب مڈھ رانجھا اور دیگر بہت سے علماء کرام نے خطاب کیا۔ یہ کانفرنس زیر صدارت چوہدری ظہور احمد صاحب' رانجھا رئیس راجہ ڈاہر کالونی منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا شاہد مسعود صاحب نے سرانجام دیئے۔ جبکہ خصوصی خطاب شمشیر بے نیام مولانا محمد اکرم طوفانی کا تھا۔ انہوں نے خوب اچھے انداز میں عشق رسول اور محبت رسول کے موضوع پر اظہار خیال فرما کر موضوع کا حق ادا کیا۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب (سپاہ صحابہؓ) نے بڑے اچھے انداز سے مرزائیت کو بے نقاب کیا اور کہا کہ مرزائیت اتنی بے نقاب ہوچکی ہے کہ اب مزید اس کے کذب و دجل پر دلائل کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ مجاہد ختم نبوۃ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب (مرکزی مبلغ مجلس عمل ختم نبوت ربوہ) نے ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کی وجہ اور ضرورت پر روشنی ڈالی۔ جبکہ آخری خطاب مولانا قاری محمد

عبدالواحد صاحب مخدوم نے فرمایا اور باحوالہ اپنی تقریر کو مزین کیا۔ مولانا نے مرزا غلام احمد قادیانی کی گستاخیوں کے حوالہ جات کے انبار لگا دیئے۔ جو اس نے خدا تعالیٰ' انبیاء کرام' صحابہ کرامؓ اور مسلمانوں کے بارے میں کی تھیں۔ اس کانفرنس میں بہت دور دراز سے کثیر لوگوں نے شرکت کی۔ اور استفادہ کیا۔ آخر میں مولانا محمد عطا اللہ صاحب (خطیب ٹڈھ رانجھا) کی دعا سے یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ٹنڈو آدم میں عظیم الشان ختم نبوت کنونشن

(رپورٹ عابد حسین پنھور)

ٹنڈو آدم شہر کے غیرت مند مسلم شہریوں کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور گستاخان رسول قادیانیوں سے نفرت اپنی مثال آپ ہے جب بھی ناموس ختم نبوت' کا مسئلہ کھڑا ہوا تو ٹنڈو آدم کے مسلم عوام نے ہر قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا۔

اسی لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ٹنڈو آدم کے غیور مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول کو تازہ کرنے کے لئے مورخہ 97-11-18 بروز منگل ٹنڈو آدم میں ختم نبوت کنونشن کا اہتمام کیا اور قائد تحریک ختم نبوت حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتھم سے استدعا کی گئی کہ وہ خود اس کنونشن کو رونق بخشیں حضرت الامیر نے انتہائی شفقت فرماتے ہوئے استدعا کو قبول فرمایا اور پھر ٹنڈو آدم میں کنونشن کی تیاریاں شروع ہو گئیں پورے شہر میں حضرت الامیر اور دیگر قائدین ختم نبوت کے لئے استقبالیہ نعروں کی وال چاکنگ کی گئی۔

اور 97-11-18 کو صبح ہی سے جماعتی رفقاء نے دفتر ختم نبوت آنا شروع کر دیا بعد نماز ظہر فوجی موڑ ٹنڈوالہ یار روڈ ٹنڈو آدم کے مقام پر جو کہ شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ہے حضرت الامیر کے استقبال کا پروگرام بنایا نماز ظہر کے بعد اڑھائی بجے سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں اور پیدل احباب فوجی موڑ پر پہنچنا شروع ہو گئے۔

نماز عصر وہیں ادا کی گئی اور عصر کے بعد شام پانچ بجے جب حضرت الامیر کی گاڑی پر اور مجاہدین ختم نبوت پر نظریں پڑیں تو فضاء نعرہ تکبیر اللہ اکبر ختم نبوت زندہ باد قائد تحریک زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی اور نوجوانوں نے حضرت الامیر کی گاڑی پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے اپنے قائد کے ساتھ والہانہ محبت کا ثبوت دیا اور پھر جلوس کی صورت میں حضرت کو ٹنڈو آدم کے سب سے بڑے دینی ادارے مدرسہ عربیہ مدینتہ العلوم لے جایا گیا جہاں حضرت کے قیام کا انتظام تھا رات کو عشاء کی نماز کے متصل بعد کنونشن کا آغاز ہوا جناب بہاؤالدین زکریا نے تلاوت کی اور جناب محمد اعظم قریشی صاحب نے نعت رسولؐ پیش کی حضرت مولانا نذر عثمانی صاحب نے سیرت رسول پر روشنی ڈالی ان کے بعد حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب نے قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر قادیانیوں کو ان کی شرانگیزیوں سے باز نہ رکھا گیا تو ملک کے حالات کی تمام تر ذمہ داری حکمرانوں پر ہوگی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ جب خطاب کے لئے مسجد میں داخل ہوئے تو عوام نے

کھڑے ہو کر حضرت کا پر جوش انداز میں استقبال کیا حضرت نے ایمان افروز بیان فرمایا

حضرت لدھیانوی صاحب کے بعد شاہین ختم نبوت ٹنڈو آدم کے نوجوانوں کے دلوں کی دھڑکن فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کیا انہوں نے صحابہ کرامؓ کی محبت رسولؐ کے واقعات بیان کر کے حضرت الا میر سمیت پورے مجمع کو رلایا بھی" اور مرزا قادیانی کی ہسٹری بیان کر کے ہنسایا بھی" مولانا کے بیان کے بعد حضرت الا میرخواجہ صاحب سے بیعت ہونے کے خواہش مند احباب حضرت سے بیعت ہوئے الحمدللہ

ٹنڈو آدم میں اب حضرت کے مریدین کا حلقہ وسیع ہو رہا ہے بیعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مجاہد ابن مجاہد حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری نے انتہائی پر سوز بیان فرمایا اور فرمایا کہ پاکستان کو پچاس سال ہونے کے بعد بھی ترقی نہ کرسکنے کی وجہ قادیانیت کا وجود ہے۔ آخری خطاب حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے کیا مولانا نے اپنے خطاب میں کہا کہ ملک میں نہ ختم ہونے والا بحرانوں کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک ملک میں ناموس رسالت کا مسئلہ حل نہ ہوگا آخر میں حضرت الا میر نے دعا کروائی۔

حضرت الا میر مرکزیہ کی سیکورٹی کے لئے چار احباب (شعیب عرف شوبی محمد آصف عبدالرشید اور محمد اقبال مغل) نے ذمہ داری بہت ہی احسن طریقے سے نبھائی جب تک حضرت ٹنڈو آدم میں رہے اس وقت تک چاروں ساتھی حضرت کے ساتھ رہے ساری رات جاگ کر ان حضرات نے سیکورٹی کا انتظام سنبھالا صبح چار بجے حضرت الا میر ناشتہ کر کے جب رخصت ہو رہے تھے تو تمام نوجوانوں کی آنکھوں سے آنسوں رواں تھے حضرت نے نوجوانوں کو خوب دعائیں دیں اور رخصت ہوئے۔

چیف جسٹس آف پاکستان توہین عدالت کی طرح توہین رسالت کا بھی نوٹس لیں' ابو طلحہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ مولانا ابو طلحہ راشد مدنی نے جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا کہ ملک کی عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ صاحب کو اپنی عدلیہ کی توہین گوارا نہیں اور اس سلسلہ میں پوری عدلیہ حرکت میں آجاتی ہے لیکن ہمارے ملک میں سینکڑوں بار جو توہین رسالت ہوئی ہے عدلیہ اس کا نوٹس کیوں نہیں لیتی انہوں نے کہا کہ پاکستان کی عدالت عظمیٰ جیسی کروڑوں عدالتیں محمد عربیؐ کی جوتی کی خاک کے برابر بھی نہیں ہوسکتیں چیف جسٹس صاحب کو چاہئے کہ وہ توہین رسالت کا بھی نوٹس لیں۔

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ پرمٹ کا سالانہ جلسہ مقتدر علماء کرام کے ایمان پرور بیانات

الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اندرون و بیرون ملک درجن بھر دینی مدرسے تعلیم قرآن' حفظ و ناظرہ و قرآت کی خدمت کامیابی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوک پرمٹ ضلع مظفر گڑھ مدرسہ کی وسیع و عریض اراضی ہے۔ جس میں طلباء کی رہائش کے لیے چار کمرے۔

درسگاہ۔ عظیم الشان جامع مسجد تیار ہو چکے ہیں۔ مدرسہ گذشتہ پچیس سال سے خدمت اسلام و ترویج علوم دینیہ کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔ لائبریری کی تعمیر جاری ہے۔ مدرسہ میں حضرت مولانا عبد الکریم نگران منتظم و خطیب' حضرت قاری سعید احمد' قاری شکیل احمد' قاری عبد الرشید صاحب تدریس کے شعبہ میں کام کر رہے ہیں مدرسہ میں اس وقت ستر مسافر طلباء اور دو سو مقامی طلباء کل دو سو ستر طلباء قرآن و ناظرہ اور ابتدائی سکول کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدرسہ کے جملہ اخراجات مجلس مرکزیہ کا صدر دفتر ملتان ادا کرتا ہے۔ عالمی مجلس کا یہ صدقہ جاریہ ہے جو بحمدہ تعالیٰ روز افزوں اعلیٰ تعلیم و تربیت کی بنیاد پر ترقی کر رہا ہے۔

ہر سال مدرسہ دارالہدیٰ میں سالانہ دو روزہ تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سال یہ جلسہ ۳۰ نومبر اور یکم دسمبر ۱۹۹۷ء کو منعقد ہوا۔ پہلے روز جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما ملک کے نامور عالم دین حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری' حضرت مولانا حافظ احمد بخش رحیم یار خان' حضرت مولانا عطاء اللہ اور مجلس علماء اہل سنت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا خدا بخش کہروڑ لعل عیسن اور دوسرے روز استاذالعلماء حضرت مولانا اللہ بخش گرواں' حضرت مولانا غلام قادر بیٹ سیال' عالمی مجلس کے مبلغ مولانا اللہ وسایا' مولانا قاری عبد الخالق علی پوری اور مجلس علماء اہل سنت پاکستان کے ناظم حضرت مولانا عبد الکریم ندیم خان پوری نے خطاب فرمایا۔ دونوں روز صبح دس بجے سے عصر تک اجلاس جاری رہے۔ علاقہ کے معروف عالم دین اور بزرگ رہنما حضرت مولانا محمد مکی اور حافظ محمد قاسم مدظلہ نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ علاقہ کی بہت بڑی تعداد نے دیوانہ وار جلسہ میں شرکت کی۔ اجلاس تقاریر اور حاضری کے اعتبار سے بھرپور کامیاب رہے۔ مولانا عبد الکریم صاحب' حاجی بشیر احمد میاں غوث بخش اور دوسرے رفقاء نے جلسہ کی کامیابی کے لیے دن رات ایک کر دیئے۔

حضرت قاری سعید احمد' قاری شکیل احمد نے مہمانوں کے لیے دیدہ دل فرش راہ کر دیئے۔ اللہ دتہ' شفیع ہوشیارپوری نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ شرکاء کے لیے دونوں روز کھانے کا اعلیٰ پیمانہ پر اہتمام کیا گیا تھا۔ مدرسہ کے طالب علموں نے تلاوت کلام پاک سے مدرسہ کے درودیوار میں روحانی ماحول پیدا کر دیا تھا۔ اللہ رب العزت عالمی مجلس کی ان خدمات کو شرف قبولیت سے نوازیں۔

بقیہ از ص ۹

یہ تھی سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ذات باصفات جن کے اوصاف حمیدہ کے حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت علی شیر خدا گن گا رہے ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ (جن کی پاک دامنی کی قسم قرآن مجید کھا رہا ہے) سلام پیش کر رہی ہیں۔ آیئے ہم بھی من حیث القوم اس بات کا عہد کریں کہ دور صدیقیؓ کو زندہ کر کے پاکستان جسے دین اسلام کے احیاء کیلئے حاصل کیا گیا تھا۔ نظام خلافت راشدہ کا نظام لائیں گے۔ اور اس کی بدولت ملک عزیز کو جنت کا عملی نمونہ بنائیں گے۔

ادارہ

تبصرہ کتب

نام کتاب۔ ارشادات قطب الارشاد شاہ عبد القادرؒ رائے پوری۔

جمع کردہ۔ مولانا حبیب الرحمنؒ رائے پوری

ترتیب و تلخیص۔ حضرت مولانا محمد عبد اللہ بھکر

ناشر۔ مکتبہ سید احمد شہید۔ ۱۰ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور / مکتبہ مناقب محلہ عمر فاروق بھکر۔

صفحات۔ ۲۸۰

قیمت۔ =/۵۰

قطب الارشاد مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ تصوف میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ اپنے دور میں مجاہدین علماء حق کے مرشد و مربی تھے۔ شاہ عبد الرحیم رائے پوری کی خانقاہ عالیہ کے سجادہ نشین اور ان کے فیوض و برکات کے قاسم تھے۔ قدرت نے ان کی شخصیت کو عوام و خواص کے لیے مرجع خلائق بنادیا تھا۔ ان کے وجود سے حق تعالیٰ نے بڑی خیر و برکت وابستہ فرمادی تھی۔ ان کی ذات سے خانقاہی سلسلہ کی آبرو وابستہ تھی۔ بلاشبہ لاکھوں افراد نے ان کی ذات ستودہ صفات سے فیض پایا۔ آپ کی مجلس علم و عرفان کی آماجگاہ ہوتی تھی۔ ان کی زبان فیض رسان سے علوم نبوت کے چشمے بہتے نظر آتے تھے۔

کسی بھی مشکل سے مشکل مسئلہ کو چٹکیوں میں حل کر دینے کا قدرت نے ان کو سلیقہ بخشا تھا آپ کی زبان پر حق جاری ہوگیا تھا آپ کے مرید خاص حضرت مولانا حبیب الرحمن رائے پوری نے ۲ اگست ۱۹۴۶ء سے ۴ جولائی ۱۹۵۱ء تک ان کی مجلس میں حاضر باشی کی سعادت حاصل کی۔ اس دوران کے ملفوظات کو وہ لکھتے رہے۔ مسودہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ مہتمم دارالہدیٰ بھکر۔ و امیر جمیعتہ علماء اسلام پنجاب کو مل گیا۔ انہوں نے اسے نعمت عظمٰی خیال کرتے ہوئے اس کی ترتیب و تلخیص کی۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب مدظلہ خود خانوادہ رائے پوری سے وابستہ ہیں۔ ان کے علوم و برکات کے وارث ہیں۔ لیکن انہوں نے صرف اپنے آپ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز مرشد العلماء و الصلحا حضرت اقدس سید انور حسین نفیس رقم دامت برکاتہم کو دکھایا۔ نہ صرف دکھایا بلکہ ان کی مجلس میں بیٹھ کر اول سے آخر تک اسے پڑھ کر سنایا۔ تب اسے شائع کرنے کے قابل گردانا۔ حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے ارشادات و ملفوظات کے موتیوں کی یہ مالا۔ کتاب کی شکل میں آج امت کے سامنے ہے۔ علم و آگہی کا سمندر ہے۔ تصوف کا خزانہ ہے۔ سلوک و احسان کی بارش ہے۔ حالات حاضرہ کی تشخیص کی کنجی ہے۔ اس کے پڑھنے

سے انسان اپنے اندر ایک ایسا ذوق محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ حضرت رائے پوری کی مجلس میں حاضرباش ہے۔ حضرت قبلہ شاہد صاحب و حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس قحط کے دور میں امت کو ایک گرانقدر تحفہ سے نوازا ہے۔ پڑھیں کہ پڑھنے کی چیز ہے۔ سمجھیں کہ اس سے مردہ منزل متعین ہوگی۔ عمل کریں کہ اسی میں خیر و برکت ہے۔ جامع و ناشر نے اپنا حق ادا کردیا۔ وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس کتاب سے فیض حاصل کریں اللہ رب العزت توفیق ارزانی سے سرفراز فرمائیں۔

نام کتاب۔ خطبات ختم نبوت جلد دوم

مصنف۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

صفحات۔ ۳۹۲

قیمت۔ =/۱۵۰

ملنے کا پتہ:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' ۵ حسین سٹریٹ لاہور

مکتبہ سید احمد شہید۔ مکتبہ مدینہ۔ مکتبہ قاسمیہ' اردو بازار لاہور

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملک کی اہم دینی جماعت ہے۔ جو اندرون و بیرون ملک فتنہ قادیانیت کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ یہ جماعت بلاشبہ احرار کی یادگار ہے۔ ماضی میں بحیثیت جماعت قادیانیت کے خلاف عملی جہاد کرنے کا اعزاز بھی احرار کو ہی حاصل ہے۔ زبان و بیان کے لحاظ سے احراریوں کو تقریر کا خصوصی ملکہ حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ احرار محرروں کی بجائے مقرروں کی جماعت سمجھی جاتی تھی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری" ایک شہرہ آفاق خطیب تھے۔ جنہوں نے انہیں دیکھا اور سنا وہ شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ کے نام پر آج بھی سر دھننے لگتے ہیں۔ اس سے ان کی بے مثال خطابت کی تاثیر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاض رسولؐ میں

زبان و بیان کے جادو جگانے کا دور ختم ہوگیا۔ وہ لوگ افسانہ ہوگئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت میں گو اب وہ آتش بیان خطیب تو موجودہ نہیں تاہم ان کی اثر انگیزیوں اور سحر آفرینیوں کی چھاپ اب بھی کہیں کہیں دکھائی اور سنائی دیتی ہے۔ آج تقریر کی جگہ تحریر کا دور ہے۔ اس لئے مقرروں کے ساتھ ساتھ کامیاب محرروں کی ضرورت وقت کا اہم تقاضا ہے۔ یہ امر طمانیت بخش ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے تردید مرزائیت کے ضمن میں وقت کی ضرورت کے پیش نظر لٹریچر کے معاملہ میں کوئی کسر نہیں اٹھا چھوڑی۔ قادیانیت کے احتساب کے سلسلہ میں دینی' علمی' سیاسی' تحقیقی طور پر بے شمار کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔

عرصہ دراز سے یہ کمی محسوس کی جا رہی تھی کہ ہمارے جن اکابرین نے قادیانی فتنہ کے خلاف عملی

جدوجہد میں حصہ لیا۔ قادیانیت کے تاروپود بکھیرے۔ اس کے عقائد و عزائم کو بے نقاب کیا' اس کی ناپاک سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے قوم اور حکومتوں کو آگاہ کیا۔ ان کے ارشادات نوادرات کو منظر عام پر آنا چاہئے تھا۔ چنانچہ ہماری جماعت کے ہونہار' اور روشن دماغ مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ خطبات ختم نبوت کی پہلی جلد 1996ء میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ربوہ کے موقع پر منظر عام پر آئی۔ جبکہ دوسری جلد کا ایک ہی سال کے بعد منظر عام پر آنا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ دینی حلقے بالخصوص عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے ہمارے بزرگوں کے اقوال و افکار سے کس درجہ عقیدت اور وارفتگی رکھتے ہیں۔ "خطبات ختم نبوت" میں اکابرین اور علماء امت کے بکھرے ہوئے مطبوعہ ارشادات و فرمودات کو یکجا کیا گیا ہے۔ جو مختلف رسائل و جرائد اور اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ خطبات ختم نبوت میں صحافت کا حسن تو ہے لیکن خطابت کا بانکپن نہیں۔ خصوصاً" امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے خطبات میں قاری مسلسل حقیقی سید عطاء اللہ" شاہ بخاری کا متلاشی رہتا ہے۔ اگرچہ خطاب کے محاسن کو تحریر میں سمیٹنا مشکل ہے۔ لیکن قاری کسی بھی مقرر یا خطیب کو پڑھتے ہوئے اسے سننا بھی چاہتا ہے۔ بعض تقریریں اتنی مختصر ہیں کہ پڑھنے والے کی تشنگی باقی رہتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء امت کی تفصیلی تقریروں کو خواہ اخبار کے ذریعہ سے یا کیسٹ کے ذریعہ سے پوری محنت کے ساتھ قلم و قرطاس پر منتقل کیا جائے۔

محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ تقریر ہو یا تحریر تجربہ اور اعتماد شرط اول ہے۔ مولانا نے قلم کی وادی میں قدم رکھا ہے۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی اور سرخروئی نصیب فرمائے۔ تصنیف و تالیف کے میدان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ برادر مکرم مولانا عزیزالرحمٰن کی ذات قابل تحسین و صد آفرین ہے۔ کہ انہوں نے بولنے والوں کو لکھنے پر لگا دیا ہے۔۔ مجلس کو چاہئے کہ اس کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب کے مواد' حوالہ جات اور ریکارڈ وغیرہ کی پڑتال کے لئے تین یا چار رکنی ایک کمیٹی تشکیل دے۔ تاکہ "قادیانیت کا سیاسی تجزیہ" جیسی بے جا طوالت والی کتاب شائع نہ ہو سکے۔ کتاب کسی بھی عنوان سے آئے مقصدیت کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی جائے۔

"خطبات ختم نبوت" ہمارے اکابرین کی بھولی بسری یادوں کا خزانہ ہے۔ کتاب میں قادیانی فتنہ سے امت کو بچانے کیلئے ہمارے عظیم رہنماؤں کا موقف ان کے افکار و نظریات کے علاوہ تڑپ آرزو درد دل بھی شامل ہے'

نام کتاب۔ دارالعلوم دیوبند کی پچاس مثالی شخصیات

مصنف۔ مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

ناشر۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی رحمتہ اللہ علیہ کا وجود امت کے لیے عطیہ خداوندی تھا۔ قدرت نے

آپ کو علوم نبوی کا وارث بنایا تھا۔ آپ قلم کے۔ بیان کے بے تاج بادشاہ تھے۔ آپ نے اپنے دور حیات میں وفات پا جانے والے اکابرین پر تعزیتی مضامین مختلف اوقات میں موقعہ بموقعہ تحریر فرمائے۔ مکرم مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری نے ان کا انتخاب کرکے نئی ترتیب سے ان مضامین کو یکجا کتابی شکل میں شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ اکابر علمائے حق کی کتابوں کو شائع کرنے کا شائق ہی نہیں بلکہ حریص ہے۔ قدرت نے ان کو توفیق بخشی یوں دو سو صفحات کی خوبصورت جلد اعلیٰ کتابت و طباعت سے مزین یہ گلدستہ امت کے ہاتھوں پہنچانے کا اہتمام ہوگیا۔ اس کتاب میں پچاس مثالی شخصیات پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ نہایت آسان عام فہم انداز تحریر اتنی دلچسپ کہ شروع کرتے ہی ختم کیئے بغیر کتاب کو رکھنا مشکل ہوجاتا ہے۔ جس شخصیت پر مضمون لکھا اتنا جامع و دلچسپ کہ ان کی زندگی کے تمام پہلو مختصر آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگ جاتے ہیں۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا گنگوہی، حضرت شیخ الہند، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا سید انور شاہ کشمیری، حضرت تھانوی، حضرت سندھی، علامہ عثمانی، حضرت چاند پوری، مفتی کفایت اللہ دہلوی، سید سلیمان ندوی، حضرت مدنی، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا حفیظ الرحمٰن، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، شاہ عبدالقادر رائے پوری، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا بدر عالم، مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا رسول خان، مفتی محمد شفیع، حضرت شیخ بنوری ایسے پچاس نابغہ روزگار شخصیات کے متعلق حضرت قاری صاحب مرحوم کے رشحات قلم جسے پڑھنے کے لیے مل جائیں اسے اور کیا چاہیے۔ کتاب میں تمام اچھی کتاب کی خوبیاں موجود ہیں۔ قیمت درج نہیں۔

نام: معارف سورہ یوسف

مصنف: مولانا بشیر احمد الحسینی شورکوٹ کینٹ

صفحات: ۴۱۶

قیمت: ۱۲۰/- روپے

ناشر: مکتبہ مدینہ ۱۷ اردو بازار لاہور

حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی ہمارے ملک کے معروف محقق عالم دین اور مناظر اسلام ہیں۔ عیسائیت کی کتب پر ان کو مثالی اور قابل رشک دسترس ہے۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ملک کے معروف دینی اداروں میں رد عیسائیت کے عنوان پر آپ گاہے بگاہے علماء کرام کو تیاری کراتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب مولانا کے رشحات قلم کا شاہکار ہے۔ آپ نے سورہ یوسف کی اچھوتے اور نرالے انداز میں یہ تفسیر تحریر فرمائی ہے۔ رفع ابویہ علی العرش کے تحت لفظ رفع پر بحث کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور نزول آسمانی پر بحث شروع کی تو ایک سو صفحات سے زائد پر جاکر یہ بحث مکمل کی ہے تمام کتاب کی طرح یہ بحث خوب بھی ہے اور خوب تر بھی مولانا کی یہ تصنیف اہل علم واہل ذوق علماء کرام و عوام کے لیے یکساں طور پر نایاب تحفہ ہے۔ امید ہے کہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

ادارہ

اکابر کے خطوط

حضرت حافظ محمد شفیع ڈگریؒ

حضرت مولانا حافظ محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ میں تقسیم کے بعد تشریف لائے۔ ارائیں فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ باخدا بزرگ رہنما تھے۔ آپ نے یہاں جامعہ اشاعت القرآن

کی بنیاد رکھی جو اس وقت تک بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ حضرت مولانا اکرام الحق الخیری نے اپنے اکابر کی یادگار کو صدا بہار بنا دیا ہے۔ جامعہ کے جلسہ کے سلسلہ میں ذیل کا خط حافظ صاحب مرحوم نے حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو تحریر فرمایا۔ یہاں ایک لطیفہ یا اپنی خوش نصیبی کی بات لکھنا ضروری معلوم ہوتی ہے کہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مناظر اسلام رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت فاتح قادیان رحمۃ اللہ علیہ، ایسے اکابر خطباء اور باخدا بزرگوں کی ایک جماعت اللہ رب العزت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو نصیب فرمائی تھی۔ روزانہ ان حضرات کے پروگراموں کے لیئے ڈاک میں بیسیوں خطوط آتے تھے۔ جو جواب دینے کے بعد ضائع کر دیئے جاتے تھے۔ صرف وہی خطوط باقی رہ گئے جنکی پشت پر حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ مجلس کے عارضی حسابات کی یاداشتیں لکھ لیا کرتے تھے۔ وہ حسابات رجسٹر پر منتقل ہو جانے کے بعد حسابات کی یاداشتوں والے کاغذات ایک تاگے میں نتھی کر کے رکھ چھوڑتے تھے۔ وہ محفوظ رہ گئے جو آج ہمارے لیئے تبرکات ثابت ہو رہے ہیں اس خط کی طرح اکثر خطوط جو ماہنامہ لولاک میں شائع کیئے جا رہے ہیں اسی قبیل کے ہیں۔ اس لطیفہ یا خوش نصیبی و تبرک کے بعد خط ملاحظہ فرمایئے۔

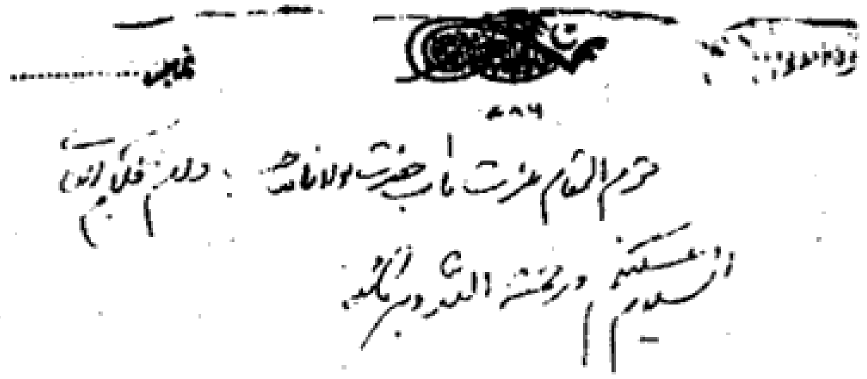
محترم المقام حضرت صاحب حضرت مولانا ... دام فضلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

[illegible] منعقد ہونا قرار پایا ہے [illegible]

[illegible]

حافظ محمد شفیع مہتمم مدرسہ [illegible]

حضرت مولانا فضل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (فقیر والی)

حضرت مولانا فضل محمد مرحوم فقیر والی کے معروف عالم دین ۔ بزرگ صفت ۔ فرشتہ سیرت انسان تھے۔ اکابرین سے ان کے نہ صرف مثالی تعلقات، تھے بلکہ خود بھی اکابرین میں شامل تھے۔ آپ کے دو خط جلسوں کی بابت حضرت مولانا محمد علی جالندہری مرحوم کے نام آپ نے تحریر فرمائے ایک ان کا اپنا لکھا ہوا ہے۔ دوسرے کا رسم الخط محترم بابو تاج محمد مرحوم کا معلوم ہوتا ہے تاہم دونوں خطوط پیش خدمت ہیں۔

از دفتر مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ریاست بہاولپور

۲۳ رجب

مکرم و محترم [illegible]

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ حسب حضرت [illegible] کے مطابق مدرسہ عربیہ فقیر والی کی طرف سے جلسہ سالانہ ۳-۴-۵ مارچ [illegible] ہیں ۔ [illegible] بھیج دیں۔

فقیر والی کو [illegible] آتی ہیں ۔ ایک صبح ۵ بجے [illegible]

[illegible] فقیر والی پہنچتی ہے ۔ [illegible] بجے شب فقیر والی پہنچتی ہے ۔

حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب انشاء اللہ ۳ مارچ [illegible] بوقت شام کی
شریف [illegible] پہنچ جائیں گے ۔ مسلسل [illegible] یوم یہیں قیام فرمائیں گے ۔

دیگر عرض یہ ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے متعلق بیشتر ازیں بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ آپ حضرت لاؤڈ سپیکر اپنے ہمراہ خود لیتے آئیں ۔ [illegible] آپ [illegible] لاؤڈ سپیکر [illegible]
نیز جناب حضرت مطلع فرماویں کہ کس تاریخ کو [illegible] میں تشریف آوری ہوگی ۔
جواب کا منتظر ہوں ۔ فقط والسلام
[illegible]
[illegible]

باسمہ تعالیٰ

31-[illegible]

محترم [illegible] جناب حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۳۰ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۶-۷-۸-۹ - ۱۰ رجب [illegible]

[illegible] ۵ رجب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چہل حدیث

مولانا محمد طیبؒ ○ قاضی احسان احمد

حدیث نمبر ۱۹

عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ (رواہ البخاری، مسلم ص ۸۷ ج ا مسند احمد ص ۳۳۶ ج ۲)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ نے ارشاد فرمایا تمہاری خوشی کا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ عیسیٰ بن مریم علیہم السلام تم میں نازل ہوں گے تمہارا امام تم میں سے ہوگا یعنی امام مہدی تمہارے امام ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے امام مہدی کا اقتداء کریں گے۔ ترجمہ القول المحکم۔

چیف جسٹس کے نام ایک آئینی درخواست

عالی جناب عزت مآب چیف جسٹس صاحب پنجاب لاہور ہائیکورٹ لاہور

جناب عالی

مودبانہ گذارش ہے کہ بھکر ضلع کا ایڈیشنل سیشن جج جناب ارشاد اللہ صاحب سیال قادیانی ہے۔ اسکی عدالت میں مسلم فیملی لاء اور دفعہ 18 دفعہ 21 دفعہ 25 وغیرھم دفعات کے مقدمات کی سماعت ہوتی ہے۔ آئین پاکستان کے مطابق مذکورہ دفعات اور مسلم فیملی لاء کے مقدمات کی سماعت صرف مسلمان جج ہی کر سکتا ہے۔

جناب کی خدمت میں التماس ہے کہ مسلم لاء کے متعلق جس قدر دفعات کی سماعت ہیں وہ کسی مسلمان جج کو سماعت کا حکم صادر فرمایا جائے۔ کیونکہ قادیانی اسلام اور آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم ہیں۔ حضور کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

دین محمد فریدی ولد پیر الدین
بھکر

ختم نبوت

اپنا تو یہ ایمان ہے ختم نبوت ساتھیو
زندگی ہے جان ہے ختم نبوت ساتھیو

یاد رہتا ہے ہمیں اللہ کا وہ فیصلہ
سامنے ہر آن ہے ختم نبوت ساتھیو

اس کی عظمت کے لیے مرنا ہمیں منظور ہے
اپنی تو پہچان ہے ختم نبوت ساتھیو

ہے یقیں ختم نبوت کا محمد ﷺ نام ہے
مظہر قرآن ہے ختم نبوت ساتھیو

لعنتوں کی بارشیں ہیں منکروں کی ذات پر
مومنوں کی جان ہے ختم نبوت ساتھیو

روز محشر یہ وسیلہ کام اپنے آئے گا
از خدا احسان ہے ختم نبوت ساتھیو

آپ کے ساتھی ظفر کا حاصل ایمان یہی
آپ کی بھی شان ہے ختم نبوت ساتھیو

(افتخار ظفر، ایبٹ آباد)

بچوں کا صفحہ

اشتیاق احمد

بے کل مرزا

جب بھی میں اونٹوں کو دیکھتا ہوں' مجھے مرزا کا خیال آ جاتا ہے اور ساتھ ہی بے ساختہ ہنسی آ جاتی ہے..... آپ سوچ رہے ہوں گے..... کہ بھلا اونٹوں کا مرزا سے کیا تعلق..... بہت گہرا تعلق ہے..... بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ مرزا کا اور اونٹوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے..... اور وضاحت کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح اونٹوں کی کوئی کل سیدھی نہیں ہوتی' بالکل اسی طرح مرزا کی کوئی کل سیدھی نہیں تھی۔

یہ اور بات ہے کہ یہ اونٹ بھی مرزا کے جھوٹے ہونے کا ثبوت بن گئے..... اب آپ کی حیرت اور بڑھ گئی ہوگی..... اور آپ یہ کہہ اٹھے ہوں گے کہ وہ کیسے..... لیجئے ثبوت حاضر ہے۔

مرزا پر جن دنوں پیش گوئیاں کرنے کا بھوت سوار تھا' انہی دنوں اس نے کہیں یہ سن لیا کہ مکے اور مدینے کے درمیان ریل کی پٹڑی بچھائی جائے گی..... بس اسے ایک عدد پیش گوئی سوجھ گئی' لہٰذا ان الفاظ میں اعلان کیا:

"مکے اور مدینے کے درمیان ریل جاری ہو جائے گی اور اونٹنیاں بیکار بھی ہو جائیں گی"۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی میں یہ بھی تھا کہ مسیح کے وقت میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے"۔

"ایک اور نشان اس زمانے کا وہ نئی سواری تھی جس نے اونٹوں کو بیکار کر دینا تھا"۔

"چند سالوں میں اونٹ کی سواری کا نام و نشان نہیں ملے گا"۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا..... مرزا کے یہ الفاظ اس کی اپنی کتابوں کے ہیں' مرزا کو مرے نوے سال ہو گئے..... لیکن ابھی تک مکے اور مدینے کے درمیان ریل جاری نہیں ہوئی..... پوری دنیا میں اونٹوں کا استعمال آج تک جاری و ساری ہے..... ان سے باربرداری کا کام بھی لیا جاتا ہے اور سواری کا بھی' ریگستان میں تو یہ سواری کے اور بھی زیادہ کام آتا ہے..... جب کہ مرزا نے پیش گوئی کی تھی کہ چند سالوں میں اونٹ کی سواری کا نام و نشان نہیں ملے گا..... نوے سال گزرنے پر بھی اگر مرزائی یہ کہتے ہیں کہ ابھی چند سال نہیں گزرے تو پھر انہیں اپنی عقلوں کا علاج کرانا چاہئے..... اور اگر وہ کہتے ہیں کہ نہیں..... نوے سال میں چند سال شامل ہیں تو مرزائیت سے تائب ہو جانا چاہئے..... اور خود کو عقل مندوں میں شمار کرالینا چاہئے..... کیا خیال ہے آپ کا اس بارے میں..... اس کو کہتے ہیں..... جھوٹ کے پاؤں کہاں..... اور مرزا کے اپنے الفاظ ہیں' جھوٹ بولنا گو کھانے کے برابر ہے..... جس کی ایک بات بھی جھوٹ ثابت ہو جائے' اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں کرنا چاہئے..... ہم تو خیر پہلے ہی مرزا کی کسی ایک بات کا بھی اعتبار نہیں کرتے..... اب تو اعتبار نہ کرنے کی باری مرزائیوں کی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سے تعاون کی اپیل

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے۔
- 〃 〃 〃 〃 قادیانیوں کو دعوت اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے۔
- 〃 〃 〃 〃 عدالتوں میں قادیانی ـ مسلم مقدمات کی پیروی کر رہی ہے۔
- 〃 〃 〃 〃 کے مرکزی دار المبلغین کے ذریعہ سینکڑوں علماء کو ہر سال مناظرہ کی تربیت دے رہی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرکزی دفتر میں دار التصنیف و عظیم الشان لائبریری کا اہتمام کیا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدارس عربیہ۔ مبلغین۔ دفاتر۔ لٹریچر۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ تبلیغ و اشاعت، و حفاظت دین کا فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے۔

آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ زکوٰۃ۔ صدقات۔ عطیات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور معاونت فرمائیں۔

نوٹ: مجلس، زکوٰۃ و صدقات کی رقوم اپنے درجن بھر سے زائد مدارس پر صرف کرتی ہے اس لئے رقم دیتے وقت مد کی ضرور صراحت فرمائیں۔ امداد مقامی مبلغین کو دیکر رسید حاصل کریں یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔

آپ کا مخلص

عزیز الرحمن جالندھری

ناظم اعلیٰ

دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر 514122